احکام حیض

(نماز، روزہ، حج اور عمرہ سے متعلق ساٹھ سوالوں کے جوابات)

تألیف

فضیلت مآب شیخ محمد بن صالح العثیمین رحمہ اللہ

اردو ترجمہ

ابوالمکرّم عبدالجلیل

رحمہ اللہ

أردو

المكتب التعاوني للدعوة والإرشاد وتوعية الجاليات بسلطانة

تحت إشراف وزارة الشؤون الإسلامية والأوقاف والدعوة والإرشاد

E-mail : Sultanah22@hotmail.com

THE COOPERATIVE OFFICE FOR CALL & FOREIGNERS GUIDANCE AT SULTANAH

Tel 4240077 Fax 4251005 P.O.Box 92675 Riyadh 11663 K.S.A. E-mail: sultanah22@hotmail.com

احکام حیض

(نماز، روزہ، حج اور عمرہ سے
متعلق ساٹھ سوالوں کے جوابات)

تالیف

فضیلت مآب شیخ محمد بن صالح العثیمین رحمہ اللہ

اردو ترجمہ

ابو المکرّم عبد الجلیل

طباعت واشاعت

دفتر تعاون برائے دعوت وارشاد سلطانہ۔ ریاض
فون ۴۲۴۰۰۷۷ پوسٹ بکس ۹۲۶۷۵ ریاض ۱۱۶۶۳
سویدی روڈ۔ مملکت سعودی عرب

ⓒ المكتب التعاوني للدعوة والإرشاد بسلطانة ، ١٤٢٢هـ

فهرسة مكتبة الملك فهد الوطنية أثناء النشر

العثيمين ، محمد الصالح

ستون سؤالاً عن أحكام الحيض / ترجمة أبو المكرم عبدالجليل - ط٢ - الرياض .

٨٠ ص ؛ ١٢ × ١٧ سم

ردمك : X - ٠٧ - ٨٧١ - ٩٩٦٠

(النص باللغة الأوردية)

١- الحيض (فقه إسلامي) ٢ - الفتاوى الشرعية

أ- عبدالجليل ، أبو المكرم (مترجم) ب- العنوان

ديوي ١, ٢٥٢ ٢٠٠٩/ ٢٢

رقم الايداع ٢٠٠٩/ ٢٢

ردمك : X - ٠٧ - ٨٧١ - ٩٩٦٠

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

تقدیم

الحمد لله، والصَّلاةُ والسَّلام على رسول الله، محمد بن عبدالله ، وآله وصحبه ومن سار على دربه إلى يوم الدين، أما بعد:

اسلامی بہنو! عبادات میں حیض کے احکام سے متعلق علمائے کرام سے بکثرت کئے جانے والے سوالات کے پیش نظر ہم نے یہ مناسب سمجھا کہ جو سوالات ہمیشہ اور بکثرت پیش آتے رہتے ہیں انہیں تفصیل کے بغیر مختصراً مرتب کردیا جائے۔

اسلامی بہنو! ہم نے ان سوالات کی جمع و ترتیب کا اہتمام اس لئے کیا ہے کہ یہ کتاب ہمیشہ آپ کے ساتھ رہے' کیونکہ شریعت الٰہی کی فقہ و معرفت کی بڑی اہمیت ہے' اور اس لئے بھی کہ آپ علم و بصیرت کے ساتھ اللہ تعالیٰ کی عبادت و بندگی کریں۔

نوٹ: پہلی مرتبہ کتاب کی ورق گردانی کرنے والا شخص یہ محسوس کرسکتا ہے کہ اس کے اندر بعض سوالات مکرر ہیں' لیکن بغور مطالعہ

کرنے کے بعد اسے معلوم ہوگا کہ ایک سوال کے جواب میں بعض علمی اضافہ ہے جو دوسرے سوال کے جواب میں نہیں ہے، اور اس علمی اضافہ کو ہم نے نظر انداز کردینا مناسب نہیں سمجھا۔

وصلى الله وسلم على نبينا محمد وآله وصحبه أجمعين۔

نمازاور روزہ سے متعلق حیض کے بعض احکام

سوال ۱ :

عورت اگر فجر کے فوراً بعد پاک ہو جائے تو کیا وہ کھانے پینے اور دیگر مفطرات سے رک کر اس دن کا روزہ رکھے گی ؟ اور کیا اس کے اس دن کے روزہ کا شمار ہو گا یا اسے اس دن کی قضا کرنی ہو گی ؟

جواب :

عورت اگر طلوع فجر کے بعد پاک ہوتی ہے تو اس دن اس کے کھانے پینے اور دیگر مفطرات سے باز رہنے کے سلسلہ میں علماء کے دو قول ہیں :

پہلا قول : یہ ہے کہ اسے اس دن کھانے پینے اور دیگر مفطرات سے رک جانا ضروری ہے 'لیکن اس کا یہ روزہ شمار نہیں ہو گا' بلکہ اس کی قضا کرنی ہو گی 'امام احمد رحمہ اللہ کا مشہور مذہب یہی ہے۔

دوسرا قول : یہ ہے کہ اس کے لئے اس دن کھانے پینے اور دیگر مفطرات سے باز رہنا ضروری نہیں 'کیونکہ اس کے لئے اس دن کا روزہ رکھنا درست نہیں 'اس لئے کہ دن کے ابتدائی حصہ میں وہ حائضہ تھی

جس کا روزہ رکھنا درست نہیں' اور جب اس کا روزہ درست نہیں تو کھانے پینے اور مفطرات سے رکے رہنے کا کوئی فائدہ نہیں' اور یہ وقت ایسا ہے جس کا احترام اس پر ضروری نہیں کیونکہ دن کے ابتدائی حصہ میں وہ روزہ نہ رکھنے کی پابند تھی' بلکہ اس وقت اس کا روزہ رکھنا حرام تھا' اور شرعی روزہ جیسا کہ ہم سب جانتے ہیں یہ ہے کہ اللہ عزوجل کی عبادت کی نیت سے طلوع فجر سے لے کر غروب آفتاب تک مفطرات سے باز رہا جائے۔

یہ دوسرا قول جیسا کہ آپ ملاحظہ کر رہے ہیں پہلے قول سے زیادہ راجح ہے' بہرحال دونوں قول کی روشنی میں مذکورہ عورت کو اس دن کے روزہ کی قضا کرنی ہو گی۔

سوال ۲ :

ایک صاحب سوال کرتے ہیں کہ اگر حائضہ عورت (فجر سے پہلے) پاک ہوئی اور فجر کے بعد غسل کیا اور نماز پڑھی اور اس دن کا روزہ مکمل کیا' تو کیا اس پر اس روزہ کی قضا واجب ہے ؟

جواب :

حائضہ اگر طلوع فجر سے ایک منٹ بھی پہلے پاک ہو اور اسے طہر کا

یقین ہو تو اگر یہ رمضان کا مہینہ ہے تو اس پر اس دن کا روزہ واجب ہے اور وہ روزہ صحیح شمار ہو گا' اس کی قضا واجب نہیں ہو گی کیونکہ اس نے طہر کی حالت میں روزہ رکھا ہے' اور اس نے غسل اگرچہ فجر بعد کیا ہے' تو اس میں کوئی حرج نہیں ہے' جس طرح مرد اگر جماع یا احتلام کے سبب جنبی ہو جائے اور سحری کر لے' اور غسل طلوع فجر کے بعد کرے' تو اس کا روزہ صحیح ہے۔

اس مناسبت سے میں عورتوں سے متعلق ایک اور مسئلہ کی جانب متنبہ کرنا چاہتا ہوں' وہ یہ کہ بعض عورتیں یہ سمجھتی ہیں کہ عورت جب دن کا روزہ مکمل کر لے اور اسے افطار کے بعد اور عشاء کی نماز پڑھنے سے پہلے حیض آجائے تو اس دن کا روزہ فاسد ہو جاتا ہے' اس کی کوئی اصل نہیں' بلکہ اگر غروب آفتاب کے ایک لمحہ کے بعد بھی حیض آجائے تو وہ روزہ مکمل اور صحیح ہے۔

سوال ۳ :

نفاس والی عورت اگر چالیس دن سے پہلے پاک ہو جائے تو کیا اس پر روزہ رکھنا اور نماز پڑھنا واجب ہے ؟

جواب :

ہاں' نفاس والی عورت چالیس دن سے پہلے جب بھی پاک ہو جائے اور رمضان کا مہینہ ہو تو اس پر روزہ رکھنا اور نماز پڑھنا واجب ہے اور اس کے شوہر کے لئے اس سے مجامعت کرنا بھی درست ہے کیونکہ وہ عورت اب پاک ہے' اور روزہ اور نماز کے وجوب سے اور جماع کی اباحت سے کوئی چیز مانع نہیں۔

سوال ۴ :

اگر عورت کے حیض کی معروف عادت آٹھ دن یا سات دن ہو' پھر کبھی ایک یا دو مرتبہ اس کا حیض معروف عادت سے زیادہ دن تک رہ جائے' تو اس کا کیا حکم ہے ؟

جواب :

کسی عورت کی معروف عادت اگر چھ دن یا سات دن ہو'لیکن پھر یہ مدت لمبی ہو جائے اور اس کا حیض آٹھ دن یا نو دن یا دس دن یا گیارہ دن تک باقی رہ جائے تو وہ پاک ہونے تک نماز نہ پڑھے'کیونکہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے حیض کی کوئی خاص مدت متعین نہیں کی ہے'اور اللہ تعالیٰ کا

ارشاد ہے :

﴿وَيَسْأَلُونَكَ عَنِ الْمَحِيضِ قُلْ هُوَ أَذًى﴾ البقرہ : ۲۲۲۔

وہ آپ سے حیض کے متعلق دریافت کرتے ہیں' آپ فرمادیجئے کہ وہ ناپاکی ہے۔

اس لئے جب تک حیض کا خون باقی رہے عورت بھی اپنی حالت پر باقی رہے گی' یہاں تک کہ وہ پاک ہوکر غسل کرے اور پھر نماز پڑھے۔ پھر دوسرے مہینہ میں اگر اسے گذشتہ مہینہ سے کم مدت حیض آئے تو جیسے ہی وہ پاک ہو غسل کرلے' اگرچہ اس مہینہ میں حیض کی مدت پچھلے مہینہ کی مدت سے کم ہو۔ الغرض عورت جب تک حیض سے ہو نماز نہ پڑھے' خواہ یہ حیض سابقہ عادت کے مطابق ہو یا اس سے زیادہ ہو یا اس سے کم ہو' اور جب حیض سے پاک ہو جائے نماز پڑھے۔

سوال ۵ :

کیا نفاس والی عورت چالیس دن تک نماز اور روزہ ترک کئے رہے گی' یا اس سلسلہ میں نفاس کے خون کے بند ہونے کا اعتبار کیا جائے

گا کہ جیسے ہی خون بند ہو جائے وہ غسل کر کے نماز شروع کر دے ؟
نیز طہر کے لئے اقل مدت نفاس کیا ہے ؟

جواب :

نفاس کی کوئی متعین مدت نہیں ہے' بلکہ جب تک خون آئے عورت نماز اور روزہ ترک کئے رہے اور اس کا شوہر اس سے مجامعت بھی نہ کرے' اور جب وہ طہر دیکھ لے نماز اور روزہ شروع کر دے' اور اب اس کا شوہر اس سے مجامعت بھی کر سکتا ہے' بھلے ہی ابھی چالیس دن پورے نہ ہوئے ہوں' اور اگرچہ اس نے نفاس میں دس دن یا پانچ دن ہی گزارے ہوں۔

الغرض نفاس ایک حسی چیز ہے اور احکام اس کے وجود یا عدم سے تعلق رکھتے ہیں' لہٰذا جب نفاس موجود ہوگا اس کے احکام ثابت ہوں گے' اور جب عورت پاک ہو جائے گی تو نفاس کے احکام بھی اس سے ساقط ہو جائیں گے' البتہ اگر نفاس کا خون ساٹھ دن کے بعد بھی جاری رہے تو اس صورت میں عورت مستحاضہ سمجھی جائے گی' اس لئے اس کے حیض کی جو معروف مدت تھی صرف اتنی مدت گذار کر وہ غسل کرے گی اور نماز پڑھے گی۔

سوال ۶ :

عورت کو رمضان کے مہینہ میں دن میں خون کے معمولی قطرے آگئے' اور اس طرح کا خون پورے ماہ اسے آتا رہا اور وہ روزہ رکھتی رہی' تو کیا اس کا روزہ درست ہے ؟

جواب :

ہاں' اس کا روزہ درست ہے' اور خون کے ان قطروں کا کوئی اعتبار نہیں' کیونکہ وہ رگوں سے آتے ہیں' اور علی رضی اللہ عنہ سے یہ منقول ہے کہ خون کے یہ قطرے جو نکسیر کی طرح ہوتے ہیں حیض نہیں۔

سوال ۷ :

حائضہ یا نفاس والی عورت اگر فجر سے پہلے پاک ہو جائے' لیکن طلوع فجر کے بعد غسل کرے' تو کیا اس کا روزہ درست ہے ؟

جواب :

ہاں' حائضہ اور اسی طرح نفاس والی عورت اگر فجر سے پہلے پاک ہو جائے' لیکن طلوع فجر کے بعد غسل کرے تو اس کا روزہ درست ہے'

کیونکہ وہ جس وقت پاک ہوئی روزہ رکھنے کے لائق ہو گئی اور وہ بعینہ اس مرد کی طرح ہے جو طلوع فجر کے وقت حالت جنابت میں تھا' تو اس کا روزہ درست ہے' کیونکہ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے :

﴿فَالآنَ بَاشِرُوهُنَّ وَابْتَغُوا مَا كَتَبَ اللَّهُ لَكُمْ وَكُلُوا وَاشْرَبُوا حَتَّى يَتَبَيَّنَ لَكُمُ الْخَيْطُ الأَبْيَضُ مِنَ الْخَيْطِ الأَسْوَدِ مِنَ الْفَجْرِ﴾البقرہ : ۱۸۷۔

پس اب تم اپنی بیویوں سے مباشرت کرو' اور جو چیز اللہ نے تمہارے لئے لکھی ہے اسے تلاش کرو' اور کھاتے پیتے رہو' یہاں تک کہ صبح کا سفید دھاگہ سیاہ دھاگے سے ظاہر ہو جائے۔

توجب اللہ تعالیٰ نے طلوع فجر تک جماع کرنے کی اجازت دی ہے تو اس کا لازمی مطلب یہ ہے کہ غسل طلوعِ فجر کے بعد ہو گا۔

نیز عائشہ رضی اللہ عنہا کی حدیث ہے' وہ بیان کرتی ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم ازواج مطہرات سے جماع کے بعد جنابت کی حالت میں صبح کرتے' حالانکہ آپ روزہ سے ہوتے تھے۔ یعنی آپ صلی اللہ علیہ وسلم طلوع فجر کے بعد غسل جنابت فرماتے تھے۔

سوال ۸ :

عورت نے خون محسوس کیا یا حیض کی تکلیف محسوس کی، لیکن غروب آفتاب سے پہلے خون نہیں آیا، تو کیا اس کا یہ روزہ درست ہے یا اس کی قضا کرنا ہوگی ؟

جواب :

اگر پاک عورت نے حالت صیام میں حیض آنا محسوس کیا یا حیض کی تکلیف محسوس کی لیکن حیض غروب آفتاب کے بعد آیا، تو اس کا اس دن کا روزہ درست ہے، لہٰذا اگر وہ فرض روزہ تھا تو اس کا اعادہ نہیں کرنا ہوگا، اور اگر نفل روزہ تھا تو اس کا اجر و ثواب متاثر نہیں ہوگا۔

سوال ۹ :

عورت نے خون دیکھا، لیکن قطعی فیصلہ نہیں کر سکی کہ وہ دَمِ حیض ہی ہے، تو اس دن کے روزہ کا کیا حکم ہے ؟

جواب :

مذکورہ عورت کا اس دن کا روزہ درست ہے، کیونکہ حیض کا نہ ہونا ہی اصل ہے، یہاں تک کہ اسے حیض آنے کا پورا یقین ہو جائے۔

سوال ۱۰ :

بعض دفعہ عورت دن کے مختلف اوقات میں خون کا معمولی اثر یا خون کے معمولی قطرے دیکھتی ہے، کبھی تو ایسا حیض کے ایام میں دیکھتی ہے جبکہ ابھی حیض شروع نہیں ہوا ہے، اور کبھی ایام حیض کے علاوہ ایام میں دیکھتی ہے، سوال یہ ہے کہ مذکورہ دونوں حالتوں میں اس کے روزہ کا کیا حکم ہے ؟

جواب :

تقریباً اسی قسم کے ایک سوال کا جواب گذر چکا ہے، البتہ سوال کا ایک حصہ باقی رہ جاتا ہے، وہ یہ کہ خون کے قطرے اگر حیض کے ایام میں دکھائی دیں اور وہ انہیں حیض سمجھ رہی ہو جو اس کے نزدیک معروف ہے، تو وہ حیض کے حکم میں ہوں گے۔

سوال ۱۱ :

کیا حائضہ اور نفاس والی عورتیں رمضان المبارک کے مہینہ میں دن میں کھا، پی سکتی ہیں ؟

جواب :

ہاں، حیض اور نفاس والی عورتیں رمضان المبارک کے مہینہ میں دن میں کھا، پی سکتی ہیں، البتہ بہتر یہ ہے کہ اگر گھر میں بچے ہوں تو چھپ کر کھائیں پئیں، تاکہ بچوں کے ذہن میں کوئی اشکال نہ پیدا ہو۔

سوال ۱۲ :

حائضہ یا نفاس والی عورت اگر عصر کے وقت پاک ہو، تو کیا اسے عصر کے ساتھ ظہر کی نماز بھی پڑھنا ہوگی یا وہ صرف عصر کی نماز پڑھے گی ؟

جواب :

اس مسئلہ میں راجح قول یہی ہے کہ مذکورہ عورت کو صرف عصر کی نماز پڑھنا ہوگی، کیونکہ اس صورت میں ظہر کی نماز کے وجوب کی کوئی دلیل نہیں، اور براءت ذمہ یعنی عدم وجوب ہی اصل ہے۔

دوسری بات یہ ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے :

"جس نے غروب آفتاب سے پہلے عصر کی ایک رکعت بھی پالی اس نے عصر کی نماز پالی"

اس حدیث میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ نہیں فرمایا کہ اس نے ظہر کی نماز بھی پالی' حالانکہ اگر ظہر کی نماز بھی اس صورت میں واجب ہوتی تو آپ نے اسے ضرور بیان کیا ہوتا۔

مذکورہ بالا صورت میں عورت پر ظہر کی نماز کے واجب نہ ہونے کی ایک وجہ اور بھی ہے' وہ یہ کہ اگر عورت ظہر کا وقت ہو جانے کے بعد حائضہ ہو تو اسے صرف ظہر کی نماز قضا کرنا ہو گی' عصر کی نہیں' حالانکہ ظہر اور عصر کو ایک ساتھ ملا کر پڑھا جاتا ہے' اور اس صورت میں اور سوال کے اندر مذکور صورت میں کوئی فرق نہیں۔

لہٰذا بعض حدیث اور قیاس کی روشنی میں مذکورہ عورت پر صرف عصر کی نماز پڑھنا لازم ہے اور ٹھیک اسی طرح اگر وہ عشاء کا وقت ختم ہونے سے پہلے پہلے پاک ہو جائے تو اسے صرف عشاء کی نماز پڑھنی ہو گی' مغرب کی نہیں۔

سوال ۱۳:

جن عورتوں کا حمل ساقط ہوتا ہے وہ دو حال سے خالی نہیں ہوتیں: یا تو اسقاط حمل جنین کی تخلیق سے پہلے ہوتا ہے' اور یا تو جنین کی تخلیق اور اس کے اندر شکل و صورت بننے کے بعد' اب

سوال یہ ہے کہ جس دن اسقاط حمل ہوا اس دن کے روزہ کا کیا حکم ہے ؟ نیز ان ایام کے روزہ کا کیا حکم ہے جن میں وہ خون دیکھتی ہے ؟

جواب :

اگر جنین کی تخلیق نہیں ہوئی ہے تو یہ خون نفاس کا خون نہیں' لہٰذا وہ عورت نماز پڑھے گی اور روزہ رکھے گی اور اس کا روزہ بھی درست ہے' اور اگر جنین کی تخلیق ہو چکی ہے تو یہ خون نفاس کا خون ہے' لہٰذا اس حالت میں اس کا نماز پڑھنا اور روزہ رکھنا جائز نہیں۔ اس مسئلہ میں قاعدہ یا ضابطہ یہ ہے کہ اگر جنین کی تخلیق ہو چکی ہو تو اسقاط کے بعد آنے والا خون نفاس کا خون ہے' اور اس صورت میں اس کے لئے وہ سب حرام ہے جو ایک نفاس والی عورت پر حرام ہوتا ہے' اور اگر جنین کی تخلیق نہ ہوئی ہو تو وہ خون نفاس کا خون نہیں' لہٰذا نفاس والی عورت پر جو چیزیں حرام ہیں وہ اس پر حرام نہیں۔

سوال ۱۴ :

حاملہ عورت کو اگر رمضان المبارک کے مہینہ میں دن میں خون آجائے' تو کیا اس سے اس کا روزہ متاثر ہوگا ؟

جواب :

عورت اگر روزہ سے ہو اور اسے حیض کا خون آجائے تو اس کا روزہ ٹوٹ جاتا ہے' کیونکہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے :

"کیا ایسا نہیں کہ جب عورت حیض سے ہوتی ہے تو نہ نماز پڑھتی ہے اور نہ روزہ رکھتی ہے"

اسی لئے حیض کو مفطرات (روزہ توڑنے والی اشیاء) میں شمار کیا جاتا ہے' اور نفاس کا حکم بھی وہی ہے' لہٰذا حیض یا نفاس کا خون آنے سے روزہ ٹوٹ جائے گا۔

رہا حاملہ عورت کو رمضان المبارک کے مہینہ میں دن میں خون آنے کا مسئلہ' تو وہ اگر حیض کا خون ہے تو اس کا حکم غیر حاملہ عورت کے حیض کا ہے' یعنی اس سے روزہ ٹوٹ جائے گا' اور اگر حیض کا خون نہیں تو اس سے روزہ پر کوئی فرق نہیں پڑے گا۔

حاملہ عورت کو جو حیض آسکتا ہے وہ یہ ہے کہ جب سے اس کو حمل قرار پایا ہے اس کا حیض بند نہ ہوا ہو' بلکہ عادت کے مطابق آتا رہا ہو' تو راجح قول کے مطابق وہ حیض ہے اور اس پر حیض کے احکام نافذ ہوں گے' لیکن اگر اس کا حیض بند ہو گیا ہو' پھر اس کے بعد وہ خون دیکھے جو

حیض کا معروف خون نہیں' تو اس سے روزہ متاثر نہیں ہوگا' کیونکہ وہ خون' حیض نہیں۔

سوال ۱۵:

عورت اگر حیض کی عادت کے دنوں میں ایک دن خون دیکھے' اور اس کے دوسرے دن پورے دن خون نہ دیکھے' تو اس کو کیا کرنا چاہیے؟

جواب:

اس مسئلہ میں ظاہر یہ ہے کہ اس عورت نے اپنے حیض کے ایام میں جو طہر یا خشکی دیکھی ہے وہ حیض کے تابع ہے' لہذا وہ طہر شمار نہیں ہوگا' بنا بریں وہ اس چیز سے بچے گی جس سے حائضہ عورت بچتی ہے۔

لیکن بعض اہل علم نے یہ کہا ہے کہ جو عورت ایک دن خون دیکھے اور ایک دن خون نہ دیکھے' تو خون حیض شمار ہوگا اور خون نہ آنے والا دن طہر' یہاں تک کہ پندرہ دن گذر جائیں' پندرہ دن کے بعد پھر وہ استحاضہ شمار ہوگا' امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ کا مشہور مذہب یہی ہے۔

سوال ۱۶:

حیض کے آخری ایام میں طہر سے پہلے عورت خون کا کوئی اثر نہیں پاتی، تو کیا وہ اس دن روزہ رکھ سکتی ہے جبکہ ابھی اس نے سفید پانی نہیں دیکھا ہے؟ یا اسے کیا کرنا ہوگا؟

جواب:

اگر مذکورہ عورت کی عادت یہ ہو کہ وہ حیض کے بعد سفید پانی نہیں دیکھتی، جیسا کہ بعض عورتوں میں یہ بات پائی جاتی ہے، تو وہ روزہ رکھے گی، اور اگر اس کی عادت یہ ہو کہ وہ حیض کے بعد سفیدی دیکھتی ہے، تو جب تک سفیدی نہ دیکھ لے روزہ نہیں رکھ سکتی۔

سوال ۱۷:

حائضہ اور نفاس والی عورت کے لئے ضرورت کے تحت مثلاً طالبہ یا معلّمہ ہونے کی صورت میں دیکھ کر یا زبانی قرآن کریم کی تلاوت کرنے کا کیا حکم ہے؟

جواب:

ضرورت کے تحت حائضہ یا نفاس والی عورت مثلاً معلّمہ یا طالبہ کے

لئے رات یا دن کسی بھی وقت قرآن کریم پڑھنے اور اس کے دہرانے میں کوئی حرج نہیں‘لیکن اجر وثواب کی غرض سے اس حالت میں قرآن کریم کی تلاوت نہ کرنا ہی افضل ہے‘کیونکہ بہت سے بلکہ اکثر اہل علم کا یہی خیال ہے کہ حائضہ کے لئے قرآن کریم کی تلاوت کرنا جائز نہیں۔

سوال ۱۸:

کیا حائضہ عورت کیلئے طہر کے بعد کپڑے تبدیل کرنا ضروری ہیں‘بھلے ہی اس میں خون یا نجاست نہ لگی ہو؟

جواب:

نہیں‘کپڑے تبدیل کرنا ضروری نہیں‘کیونکہ حیض سے جسم ناپاک نہیں ہوتا‘ بلکہ صرف وہ چیز ناپاک ہوتی ہے جس میں یہ خون لگ جائے‘اسی لئے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے عورتوں کو یہ حکم دیا ہے کہ جب کپڑے میں حیض کا خون لگ جائے تو وہ اسے دھولیں اور اس میں نماز پڑھیں۔

سوال ۱۹:

ایک صاحب سوال کرتے ہیں کہ ایک عورت نے نفاس کی وجہ

سے رمضان کے سات روزے نہیں رکھے 'اور دوسرا رمضان آنے تک اس نے ان روزوں کی قضا بھی نہیں کی' پھر دوسرے رمضان کے بھی اس کے سات روزے رہ گئے کیونکہ وہ بچے کو دودھ پلارہی تھی' بیماری کا عذر ہونے کی وجہ سے اس نے ان روزوں کی بھی قضا نہیں کی' اب جبکہ تیسرا رمضان قریب ہے اس عورت کو کیا کرنا چاہیئے ؟ جواب سے مستفید فرمائیں' اللہ تعالیٰ آپ کو اجر و ثواب سے نوازے۔

جواب :

مذکورہ عورت اگر واقعی مریض ہے اور روزوں کی قضا کی استطاعت نہیں رکھتی' تو چونکہ وہ معذور ہے اس لئے جب بھی اپنے اندر استطاعت پائے روزوں کی قضا کرے 'اگرچہ دوسرا رمضان آجائے۔ لیکن اگر اس کے پاس کوئی عذر نہیں' بلکہ بہانہ بازی اور سستی کر رہی ہے' تو اس کے لئے یہ جائز نہیں کہ ایک رمضان کے چھوڑے ہوئے روزوں کی قضا دوسرے رمضان تک مؤخر کرے' عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں :

''میرے ذمہ روزے باقی ہوتے تھے' تو میں شعبان ہی میں ان کی قضا کرپاتی تھی''

بنا بریں اس عورت کو اپنے سلسلہ میں غور کرنا چاہئے 'اگر اس کے پاس کوئی معقول عذر نہیں ہے تو وہ گنہگار ہے 'اور اس پر واجب ہے کہ اللہ تعالیٰ سے توبہ کرے اور اس کے ذمہ جو روزے باقی ہیں ان کی قضا کرنے میں جلدی کرے 'لیکن اگر وہ واقعی معذور ہے تو روزوں کی قضا میں سال دو سال کی بھی تاخیر ہو جائے تو اس میں کوئی حرج نہیں۔

سوال ۲۰ :

بعض عورتوں کا حال یہ ہے کہ دوسرا رمضان آجاتا ہے اور وہ ابھی گذشتہ رمضان کے چھوڑے ہوئے روزوں کی قضا نہیں کئے ہوتی ہیں 'تو ایسی عورتوں پر کیا واجب ہے ؟

جواب :

ایسی عورتوں پر یہ واجب ہے کہ وہ اس فعل سے اللہ تعالیٰ سے سچی توبہ کریں (اور دوسرا رمضان ختم ہوتے ہی ان روزوں کی قضا کر لیں) کیونکہ بغیر کسی عذر کے ایک رمضان کے چھوڑے ہوئے روزوں کی قضا دوسرے رمضان تک مؤخر کرنا جائز نہیں' جیسا کہ عائشہ رضی اللہ عنہا کی حدیث ہے : "میرے ذمہ روزے باقی ہوتے تھے' تو میں شعبان ہی میں ان کی قضا کر پاتی تھی"

یہ حدیث اس بات کی دلیل ہے کہ ایک رمضان کے روزوں کی قضا دوسرے رمضان کے بعد تک مؤخر کرنا ممکن نہیں' لہٰذا ایسی عورتوں پر واجب ہے کہ وہ اپنے اس فعل سے اللہ عزوجل سے سچی توبہ کریں اور دوسرے رمضان کے بعد چھوڑے ہوئے روزوں کی قضا کرلیں۔

سوال ۲۱ :

اگر عورت دوپہر کے بعد مثلاً ایک بجے حائضہ ہو جائے اور اس نے ابھی تک ظہر کی نماز نہ پڑھی ہو' تو کیا پاک ہونے کے بعد اسے اس نماز کی قضا کرنی ہوگی ؟

جواب :

اس مسئلہ میں علماء کے درمیان اختلاف ہے' بعض کا یہ کہنا ہے کہ مذکورہ عورت پر اس نماز کی قضا واجب نہیں' کیونکہ اس نے کوئی کوتاہی نہیں کی اور نہ ہی گنہگار ہوئی' کیونکہ اس کے لئے نماز کو اس کے آخری وقت تک مؤخر کرنا جائز ہے۔ لیکن بعض دوسرے علماء یہ کہتے ہیں کہ اس پر مذکورہ نماز کی قضا واجب ہے' کیونکہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی یہ حدیث عام ہے :

”جس نے نماز کی ایک رکعت پالی اس نے نماز پالی“

ویسے احتیاط اسی میں ہے کہ وہ اس نماز کی قضا کرلے کیونکہ ایک نماز کی بات ہے جس کی قضا میں عورت کے لئے کوئی مشقت و پریشانی نہیں۔

سوال ۲۲ :

حاملہ عورت اگر ولادت سے ایک یا دو دن پہلے خون دیکھ لے تو کیا اس کی وجہ سے وہ نماز اور روزہ ترک کر دے گی ؟

جواب :

حاملہ عورت اگر ولادت سے ایک یا دو دن پہلے خون دیکھ لے اور ولادت کی تکلیف (دردزہ) محسوس کرے تو یہ نفاس شمار ہوگا لہذا اس کی وجہ سے عورت نماز اور روزہ چھوڑ دے گی۔ لیکن اگر خون آنے کے ساتھ دردزہ محسوس نہ کرے تو یہ فاسد خون مانا جائے گا جس کا کوئی اعتبار نہیں اور نہ ہی یہ خون نماز اور روزہ سے مانع ہے۔

سوال ۲۳ :

لوگوں کے ساتھ روزہ رکھنے کی غرض سے مانع حیض گولیوں کے استعمال کرنے کے بارے میں آپ کی کیا رائے ہے ؟

جواب :

میں اس بات سے سختی کے ساتھ منع کرتا ہوں‘ کیونکہ اطباء کے ذریعہ میرے نزدیک یہ بات پایۂ ثبوت کو پہنچ چکی ہے کہ ان گولیوں کے بڑے نقصانات ہیں‘ لہٰذا عورتوں سے یہی کہنا ہے کہ یہ بات اللہ تعالیٰ نے تمام عورتوں کے لئے مقدر فرمادی ہے‘ اس لئے اللہ عزوجل کی مقرر کردہ تقدیر پر قانع رہو‘ اور جب کوئی شرعی رکاوٹ نہ ہو تو روزہ رکھو‘ اور جب کوئی شرعی رکاوٹ درپیش ہو تو اللہ عزوجل کی تقدیر پر رضامند رہتے ہوئے روزہ توڑدو۔

سوال ۲۴ :

ایک صاحب سوال کرتے ہیں کہ ایک عورت کو شوہر سے ہمبستری اور حیض سے پاک ہونے کے دو ماہ بعد خون کے چھوٹے چھوٹے قطرے آنے لگے‘ اب اس حالت میں وہ نماز اور روزہ چھوڑ دے یا کیا کرے ؟

جواب :

حیض اور نکاح (جماع) سے متعلق عورتوں کی مشکلات بحر ناپیدا کنار

ہیں، جس کا ایک سبب مانع حیض اور مانع حمل گولیوں کا استعمال بھی ہے، سابقہ دور میں اس قسم کے اکثر اشکالات کو جانتے بھی نہ تھے، یہ صحیح ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بعثت کے بعد ہی سے بلکہ جب سے عورت کا وجود ہوا اسی وقت سے اشکالات موجود ہیں، لیکن اشکالات کی ایسی کثرت و بہتات کہ انسان ان کے حل کرنے میں حیران و پریشان ہو جائے، بڑی افسوسناک بات ہے۔

لیکن اس سلسلہ میں عام قاعدہ یہ ہے کہ عورت جب پاک ہو جائے، اور حیض میں یقینی طور پر طہر دیکھ لے، اور حیض میں طہر دیکھنے سے میری مراد یہ ہے کہ اسے وہ سفید پانی نظر آجائے جسے عورتیں جانتی ہیں، خواہ وہ پانی مٹ میلا ہو، یا زردی مائل ہو، یا قطرہ ہو، یا رطوبت ہو، تو یہ سب حیض میں شمار نہیں ہیں، اس لئے اس کے لئے نماز اور روزہ سے مانع نہیں اور نہ ہی اس کے شوہر کے لئے مجامعت سے مانع ہیں، کیونکہ یہ سب چیزیں حیض سے نہیں، جیسا کہ ام عطیہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں: "ہم زردی مائل یا مٹ میلے پانی کا کچھ اعتبار نہیں کرتے تھے" اس حدیث کو امام بخاری نے روایت کیا ہے۔ اور امام ابو داود نے اس میں لفظ طہر کا اضافہ کیا ہے (یعنی طہر کے بعد ہم زردی مائل یا مٹ میلے پانی کا کچھ اعتبار نہیں کرتے تھے) اس حدیث کی سند صحیح ہے۔

اس بنا پر ہم کہہ سکتے ہیں کہ طہر کا یقین ہو جانے کے بعد اس قسم کی جو بھی چیز ظاہر ہو وہ عورت کے لئے مضر نہیں' اور نہ ہی اس کے لئے نماز' روزہ اور شوہر کے ساتھ ہمبستری سے مانع ہے۔ لیکن اس پر واجب ہے کہ جب تک وہ طہر نہ دیکھ لے جلدی نہ کرے' کیونکہ بعض عورتیں جیسے ہی دیکھتی ہیں کہ خون بند ہو گیا طہر دیکھے بغیر جلدی سے غسل کر لیتی ہیں' یہی وجہ ہے کہ صحابیات - رضی اللہ عنہن - ام المومنین عائشہ رضی اللہ عنہا کے پاس کرسف یعنی خون والی روئی بھیجتیں' تو وہ جواب میں ان سے فرماتیں کہ جلدی نہ کرو یہاں تک کہ سفیدی دیکھ لو۔

سوال ۲۵ :

بعض عورتوں کو مسلسل خون جاری رہتا ہے' اور کبھی ایسا ہوتا ہے کہ ایک یا دو دن بند رہنے کے بعد دوبارہ شروع ہو جاتا ہے' ایسی حالت میں ان کے لئے نماز' روزہ اور دیگر عبادتوں کا کیا حکم ہے ؟

جواب :

بہت سے اہل علم کے نزدیک مشہور بات یہی ہے کہ اگر عورت کی کوئی مخصوص عادت (یعنی متعین مدت) ہے' تو اس عادت کے پوری ہو

جانے کے بعد وہ غسل کرے اور نماز پڑھے اور روزہ رکھے' اور دو یا تین دن کے بعد وہ جو خون دیکھتی ہے وہ حیض نہیں ہے' کیونکہ ان علماء کے نزدیک طہر کی کم سے کم مدت تیرہ (۱۳) دن ہے۔ اور بعض دوسرے اہل علم یہ کہتے ہیں کہ جب وہ خون دیکھے حائضہ شمار ہو گی' اور جب خون نہ دیکھے پاک شمار ہو گی' اگرچہ دونوں حیض کے درمیان تیرہ (۱۳) دن کا وقفہ نہ ہو۔

سوال ۲۶ :

عورت کے لئے رمضان المبارک کی راتوں میں گھر میں نماز پڑھنا افضل ہے یا مسجد میں ؟ خاص کر اس صورت میں جبکہ مسجد میں وعظ و نصیحت کا سلسلہ بھی ہو ؟ نیز مسجد میں نماز پڑھنے والی عورتوں کو آپ کیا نصیحت فرماتے ہیں ؟

جواب :

افضل یہ ہے کہ عورت اپنے گھر میں نماز پڑھے' کیونکہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی یہ حدیث عام ہے :

"اور عورتوں کے لئے ان کا گھر نماز کے لئے زیادہ بہتر ہے"

نیز اس لئے کہ عورتوں کا گھر سے باہر نکلنا بہت سے حالات میں فتنہ سے خالی نہیں ہوتا' اس لئے اس کا گھر میں نماز پڑھ لینا مسجد جانے سے بہتر ہے۔ جہاں تک وعظ و نصیحت کے سننے کی بات ہے' تو یہ کیسٹ کے ذریعہ بھی ہو سکتا ہے۔

جو عورتیں نماز کے لئے مسجد جاتی ہیں ان کو میری یہی نصیحت ہے کہ وہ کسی زیب و زینت کا مظاہرہ نہ کریں اور نہ ہی خوشبو لگا کر جائیں۔

سوال ۲۷:

عورت کے لئے رمضان المبارک کے مہینہ میں روزہ کی حالت میں کھانا چکھنے کا کیا حکم ہے؟

جواب:

ضرورت اس کی متقاضی ہو تو چکھنے میں کوئی حرج نہیں' لیکن چکھنے کے بعد وہ اسے تھوک دے۔

سوال ۲۸:

ایک عورت حمل کے ابتدائی ایام سے گذر رہی تھی کہ ایکسیڈینٹ کا شکار ہو گئی اور بہت زیادہ خون گرنے کی وجہ سے جنین (پیٹ کا بچہ)

ساقط ہو گیا' تو ایسی صورت میں کیا وہ روزہ توڑ دے یا جاری رکھے؟اور اگر روزہ توڑدے تو کیا اس پر کوئی گناہ ہے؟

جواب:

ہمارا یہ خیال ہے کہ حاملہ کو حیض نہیں آتا' جیسا کہ امام احمد رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا ہے کہ عورتوں کو حیض بند ہونے سے ہی حمل کا پتہ چلتا ہے' اور حیض کو جیسا کہ اہل علم کہتے ہیں' اللہ تبارک و تعالیٰ نے اس حکمت کے تحت پیدا فرمایا ہے کہ وہ ماں کے پیٹ میں جنین کے لئے غذا بنے' لہٰذا جیسے ہی حمل قرار پاتا ہے حیض آنا بند ہو جاتا ہے' لیکن بعض عورتوں کو حسب عادت حمل کے بعد بھی حیض جاری رہتا ہے جس طرح حمل سے پہلے تھا' تو ایسی عورت پر یہ حکم لگایا جائے گا کہ اس کا یہ حیض صحیح حیض ہے' کیونکہ وہ حمل سے متاثر ہوئے بغیر جاری ہے۔ تو اس قسم کا حیض بھی ہر اس چیز سے مانع ہو گا جس سے غیر حاملہ کا حیض مانع ہوتا ہے' اور ہر اس چیز کو واجب کرنے والا ہو گا جس کو غیر حاملہ کا حیض واجب کرتا ہے' اور ہر اس چیز کو ساقط کر دے گا جسے غیر حاملہ کا حیض ساقط کرتا ہے۔

خلاصۂ کلام یہ ہے کہ حاملہ کو جو خون آتا ہے وہ دو طرح کا ہوتا ہے:

ایک طرح کے خون پر حیض کا حکم عائد ہوگا' اور یہ وہ خون ہے جو حمل کے بعد بھی پہلے ہی کی طرح جاری رہے' جس کا مطلب یہ ہے کہ وہ حمل سے متاثر نہیں ہوا ہے' لہٰذا وہ حیض شمار ہوگا۔

دوسرا خون وہ ہے جو کسی ایکسیڈینٹ کے سبب یا کسی وزنی چیز کے اٹھانے کی وجہ سے یا کہیں سے گر جانے کے باعث اچانک آجائے' تو یہ حیض نہیں' بلکہ رگ کا خون ہے' لہٰذا اس کے لئے نماز اور روزہ سے مانع نہیں ہوگا' بلکہ یہ پاک عورتوں کے حکم میں ہوگی' لیکن اگر ایکسیڈینٹ کے سبب پیٹ کا بچہ یا حمل ساقط ہوجائے تو اہل علم کے بقول اس کی دو صورت ہے :

پہلی صورت یہ ہے کہ پیٹ کا بچہ اس حال میں ساقط ہو کہ اس کی شکل وصورت ظاہر ہوچکی ہے' تو اس کے بعد آنے والا خون نفاس شمار ہوگا' جس میں وہ نماز اور روزہ چھوڑ دے گی' اور پاک ہونے تک اس کا شوہر بھی اس سے ہمبستری نہیں کرسکتا۔

دوسری صورت یہ ہے کہ حمل اس حال میں ساقط ہو کہ ابھی اس کی شکل وصورت ظاہر نہیں ہوئی ہے' تو اس کے بعد آنے والا خون نفاس نہیں' بلکہ فاسد خون شمار ہوگا' جو اس کے لئے نماز' روزہ اور دیگر امور

سے مانع نہیں۔

اہل علم فرماتے ہیں کہ تخلیق (شکل وصورت) ظاہر ہونے کی اقل مدت اکیاسی (۸۱) دن ہے' جیسا کہ عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جو کہ صادق و مصدوق ہیں' نے فرمایا:

"ہر شخص اپنی ماں کے پیٹ میں چالیس دن تک نطفہ رہتا ہے' پھر اسی مدت کے بقدر خون کا لوتھڑا رہتا ہے' پھر اس کے بعد اسی مدت کے بقدر گوشت کا ٹکڑا رہتا ہے' پھر اس کے پاس فرشتہ بھیجا جاتا ہے جسے چار باتوں کا حکم ہوتا ہے' چنانچہ وہ اس کی روزی' اس کی زندگی کی مدت' اس کا عمل اور یہ کہ وہ نیک بخت ہوگا یا بد بخت' لکھ دیتا ہے"

لہذا اس مدت سے پہلے پیٹ کے اندر جنین کی خلقت کا ظاہر ہونا ممکن نہیں' ویسے عموماً نوے (۹۰) دن سے پہلے خلقت ظاہر نہیں ہوتی' جیسا کہ بعض اہل علم نے اس کی صراحت کی ہے۔

سوال ۲۹:

ایک خاتون سوال کرتی ہیں کہ تقریباً سال بھر پہلے تیسرے

مہینے میں میرا حمل ساقط ہو گیا' پاک ہونے تک میں نے نماز نہیں پڑھی' مجھے بتایا گیا کہ مجھ پر نماز پڑھنی واجب ہے 'اب میں کیا کروں جبکہ میں متعین طور پر دنوں کی تعداد نہیں جانتی ؟

جواب :

اہل علم کے نزدیک معروف یہی ہے کہ عورت تین ماہ کا جنین ساقط کر دے تو وہ نماز نہیں پڑھے گی 'کیونکہ اگر وہ ایسا جنین ساقط کرتی ہے جسکے اندر انسانی شکل وصورت ظاہر ہو چکی ہو تو اس حالت میں آنے والا خون نفاس کا خون ہے جسکے ہوتے ہوئے عورت نماز نہیں پڑھے گی۔ علماء کا کہنا ہے کہ جنین کی شکل و صورت اکیاسی (۸۱) دن پورے ہونے پر ظاہر ہو سکتی ہے 'اور یہ مدت تین ماہ سے کم ہے 'لہٰذا اگر عورت کو یقین ہو کہ ساقط ہونے والا جنین تین ماہ کا ہو چکا ہے تو آنے والا خون نفاس کا خون ہے' لیکن اگر جنین اسی (۸۰) دن سے پہلے ساقط ہوا ہے تو اس صورت میں آنے والا خون فاسد خون ہے جس کی وجہ سے وہ نماز ترک نہیں کرے گی۔ اب مذکورہ عورت اپنے متعلق یادداشت پر زور دے 'اگر اس کا جنین اسی دن پورے ہونے سے پہلے ساقط ہوا ہے تو وہ نمازوں کی قضا کرے' اگر اسے چھوڑی ہوئی نمازوں کی تعداد معلوم نہیں تو حتیٰ الامکان اندازہ لگا کر جو غالب گمان ہو اس کے مطابق نمازوں کی قضا کرے۔

سوال ۳۰ :

ایک خاتون دریافت کرتی ہیں کہ جب سے ان پر روزہ واجب ہوا ہے وہ رمضان کے روزے رکھتی ہیں' لیکن ان روزوں کی قضا نہیں کرتیں جو حیض کے دنوں میں چھوٹ جاتے تھے' اور چونکہ انہیں چھوڑے ہوئے روزوں کی تعداد معلوم نہیں' اس لئے چاہتی ہیں کہ انہیں اس چیز کی طرف رہنمائی کی جائے جو ان پر واجب ہے ؟

جواب :

ہمیں افسوس ہے کہ مسلمان عورتوں سے اس طرح کی بات واقع ہو' کیونکہ واجب روزوں کی قضانہ کرنا یا تو ناواقفیت کی بنا پر ہے یا سستی و کاہلی کی بنا پر' اور یہ دونوں ہی مصیبت ہیں' ناواقفیت کا علاج تو یہ ہے کہ علم سیکھا جائے اور جاننے والوں سے دریافت کیا جائے' لیکن سستی و کاہلی کا علاج یہ ہے کہ اللہ عزوجل کا تقویٰ اختیار کیا جائے' اس کے عذاب و عقاب سے ڈرا جائے اور اس کی مرضیات کی طرف سبقت کی جائے۔

مذکورہ عورت پر ضروری ہے کہ اس سے جو غلطی ہو چکی ہے اس سے اللہ تعالیٰ سے سچی توبہ اور استغفار کرے، اور جتنے روزے چھوڑے ہیں بقدر استطاعت ان کا اندازہ لگا کر قضا کرے، اس طرح وہ بری الذمہ ہو سکتی ہے، اور ہمیں امید ہے کہ اللہ تعالیٰ اس کی توبہ قبول فرمالے گا۔

سوال ۳۱ :

ایک خاتون سوال کرتی ہیں کہ نماز کا وقت ہو جانے کے بعد عورت کو حیض آجائے تو اس کا کیا حکم ہے ؟ اور کیا پاک ہونے کے بعد اس عورت پر اس نماز کی قضا واجب ہے ؟ اور اسی طرح اگر وہ نماز کا وقت ختم ہونے سے پہلے پاک ہو جائے تو اس کا کیا حکم ہے ؟

جواب :

اولاً : نماز کا وقت ہو جانے کے بعد عورت کو حیض آجائے تو اگر اس نے اب تک وہ نماز نہیں پڑھی تھی تو پاک ہونے کے بعد اسے اس نماز کی قضا کرنی ہوگی جس کے وقت میں وہ حائضہ ہوئی تھی، کیونکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے :

"جس نے نماز کی ایک رکعت بھی پالی اس نے نماز پالی"

لہٰذا اگر عورت کو کسی نماز کی ایک رکعت کا بھی وقت مل جائے اور اس نماز کے پڑھنے سے پہلے ہی وہ حائضہ ہو جائے تو پاک ہونے کے بعد اسے اس کی قضا کرنی ہو گی۔

ثانیا: نماز کا وقت ختم ہونے سے پہلے اگر عورت حیض سے پاک ہو جائے تو اس پر اس نماز کی قضا واجب ہے' مثلاً اگر طلوع آفتاب سے صرف اتنا پہلے وہ حیض سے پاک ہو کہ ایک رکعت پڑھ سکتی ہے تو اس پر نماز فجر کی قضا واجب ہے' اسی طرح اگر غروب آفتاب سے صرف اتنا پہلے وہ حیض سے پاک ہو کہ ایک رکعت پڑھ سکتی ہے تو اس پر عصر کی قضا واجب ہے' اور اسی طرح اگر نصف رات مکمل ہونے سے صرف اتنا پہلے وہ حیض سے پاک ہو کہ ایک رکعت پڑھ سکتی ہے تو اس پر نماز عشاء کی قضا واجب ہے' اور اگر نصف رات کے بعد پاک ہو تو اس پر عشاء کی نماز واجب نہیں' البتہ وقت ہو جانے پر فجر کی نماز پڑھنا واجب ہے' اللہ سبحانہ و تعالیٰ کا ارشاد ہے:

﴿فَإِذَا اطْمَأْنَنتُمْ فَأَقِيمُوا الصَّلَاةَ إِنَّ الصَّلَاةَ كَانَتْ عَلَى الْمُؤْمِنِينَ كِتَابًا مَوْقُوتًا﴾ النساء: ۱۰۳۔

جب اطمینان پالو تو نماز قائم کرو' یقیناً نماز مومنوں پر مقررہ

وقتوں میں فرض ہے۔

یعنی نماز، متعین اوقات میں فرض ہے' اور انسان کے لئے یہ جائز نہیں کہ وہ نماز کو اس کے متعینہ وقت سے نکال دے' یا وقت ہونے سے پہلے پڑھ لے۔

سوال ۳۲ :

(ایک خاتون سوال کرتی ہیں کہ) مجھے نماز کے دوران ہی حیض آگیا' میں کیا کروں؟ اور کیا مجھے ایام حیض کی چھوٹی ہوئی نمازوں کی قضا کرنی ہوگی؟

جواب :

نماز کا وقت ہو جانے کے بعد عورت حائضہ ہو جائے' مثلاً زوال آفتاب کے آدھی گھنٹہ بعد اسے حیض آجائے' تو حیض سے پاک ہونے کے بعد اسے اس نماز کی قضا کرنی ہوگی جس کا وقت داخل ہوا اور وہ پاک تھی' کیونکہ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے :

﴿إِنَّ الصَّلاةَ كَانَتْ عَلَى الْمُؤْمِنِينَ كِتَابًا مَوْقُوتًا﴾

النساء : ۱۰۳۔

یقیناً نماز مومنوں پر مقررہ وقتوں میں فرض ہے۔

اور عورت پر حیض کے ایام میں چھوٹی ہوئی نمازوں کی قضا نہیں' کیونکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے :

"کیا ایسا نہیں کہ عورت جب حائضہ ہوتی ہے تو نہ نماز پڑھتی ہے اور نہ روزہ رکھتی ہے"

نیز اہل علم کا اس پر اتفاق ہے کہ عورت حیض کے ایام میں چھوٹی ہوئی نمازوں کی قضا نہیں کرے گی' لیکن اگر وہ حیض سے اس وقت پاک ہو کہ ایک رکعت یا اس سے زیادہ کا وقت باقی تھا' تو جس نماز کے وقت میں پاک ہوئی تھی اس کی قضا کرنی ہوگی' کیونکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے :

"جس نے غروب آفتاب سے پہلے نماز عصر کی ایک رکعت پالی اس نے عصر کی نماز (وقت پر) پالی"

لہٰذا اگر حائضہ عورت عصر کے وقت میں غروب آفتاب سے اتنا پہلے پاک ہو جائے کہ ایک رکعت پڑھ سکتی ہے' یا طلوع آفتاب سے اتنا پہلے پاک ہو جائے کہ ایک رکعت پڑھ سکتی ہے' تو اسے پہلی صورت میں عصر کی نماز اور دوسری صورت میں فجر کی نماز پڑھنی ہوگی۔

سوال ۴۴ :

ایک صاحب دریافت کرتے ہیں کہ میری والدہ پینسٹھ (٦٥) سال کی ہو چکی ہیں اور انیس (١٩) سال سے انہیں بچہ نہیں ہوا ہے' ادھر کوئی تین سال سے انہیں خون جاری رہنے کی شکایت ہے' جو بظاہر ایسا معلوم ہوتا ہے کہ یہ کوئی مرض ہے جو انہیں اس وقت لاحق ہو گیا ہے' اور چونکہ ادھر رمضان المبارک کا مہینہ قریب ہے اس لئے براہ مہربانی آپ انہیں کیا نصیحت فرماتے ہیں؟ نیز ازراہ کرم یہ واضح فرمائیں کہ اس طرح کی عورت کیا کرے؟

جواب :

اس قسم کی عورت' جسے خون جاری رہنے کی شکایت ہے' اس کا حکم یہ ہے کہ مذکورہ شکایت لاحق ہونے سے پہلے اس کے حیض کی جو معروف مدت تھی اتنے دنوں کے لئے نماز اور روزہ ترک کر دے' اگر اس کی عادت یہ تھی کہ ہر ماہ کے شروع میں مثلاً چھ دن اسے حیض آتا تھا تو ہر ماہ کے شروع میں چھ دن تک وہ نماز اور روزہ چھوڑ دے' اور جب چھ دن کی مدت پوری ہو جائے تو غسل کر کے نماز پڑھے اور روزہ رکھے' اس قسم کی عورتوں کے لئے نماز پڑھنے کی صورت یہ ہے کہ وہ اپنی شرمگاہ کو

خوب اچھی طرح دھو کر اس پر پٹی باندھ لے اور پھر وضو کرے' یہ کام وہ فرض نماز کا وقت ہو جانے کے بعد کرے' اسی طرح اگر فرض نمازوں کے علاوہ اوقات میں وہ نوافل پڑھنا چاہے تو بھی اسے ایسا ہی کرنا ہوگا۔

مذکورہ حالت میں مشقت و پریشانی کے سبب ایسی عورت کے لئے یہ بھی جائز ہے کہ وہ ظہر کو عصر کے ساتھ اور مغرب کو عشاء کے ساتھ ملا کر پڑھے' تاکہ اس کا (وضو اور طہارت کا) ایک ہی عمل دو نمازوں کے لئے کافی ہو جائے' یعنی ایک طہارت ظہر اور عصر کے لئے' ایک طہارت مغرب اور عشاء کے لئے اور ایک طہارت فجر کے لئے' اس طرح پانچ مرتبہ طہارت حاصل کرنے کی بجائے صرف تین مرتبہ طہارت حاصل کرنا کافی ہوگا۔

اس مسئلہ کی میں پھر سے وضاحت کرتا ہوں' مذکورہ عورت جب طہارت حاصل کرنا چاہے تو اپنی شرمگاہ کو دھولے اور اس پر کپڑا وغیرہ کی پٹی باندھ لے تاکہ نکلنے والا خون ہلکا ہو جائے' اور پھر وضو کر کے نماز پڑھے' چار رکعت ظہر پڑھے' چار رکعت عصر' تین رکعت مغرب' چار رکعت عشاء اور دو رکعت فجر' یعنی ان نمازوں میں وہ قصر نہیں کرے گی

جیساکہ بعض لوگ غلط فہمی میں مبتلا ہیں' البتہ اس کے لئے یہ جائز ہے کہ ظہر اور عصر ایک ساتھ پڑھ لے اور مغرب اور عشاء ایک ساتھ ' یعنی ظہر کو عصر کے ساتھ یا عصر کو ظہر کے ساتھ 'اور اسی طرح مغرب کو عشاء کے ساتھ 'یا عشاء کو مغرب کے ساتھ ' چاہے جمع تاخیر کرے یا جمع تقدیم' اسی طرح اگر وہ اس وضو سے نوافل پڑھنا چاہے تو اس میں بھی کوئی حرج نہیں ہے۔

سوال ۳۴ :

وعظ اور خطبہ سننے کے لئے حائضہ عورت کا مسجد حرام کے اندر ٹھہرنا کیسا ہے ؟

جواب :

حائضہ عورت کے لئے مسجد حرام یا اس کے علاوہ کسی بھی مسجد میں ٹھہرنا جائز نہیں' البتہ مسجد سے گذرنا اور اس سے ضرورت کا کوئی سامان لینا جائز ہے' جیساکہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے عائشہ رضی اللہ عنہا سے جب مصلی طلب فرمایا تو انہوں نے جواب دیا کہ مصلی مسجد میں ہے اور وہ حائضہ ہیں' تو آپ نے فرمایا کہ تمہارا حیض تمہارے ہاتھ میں نہیں (لگا ہوا) ہے۔ لہٰذا اگر حائضہ کو یہ ڈر نہ ہو کہ مسجد میں خون ٹپک سکتا ہے

تو اس کے لئے مسجد سے گذرنے میں کوئی حرج نہیں، لیکن بیٹھنے کے ارادہ سے اس کا مسجد میں داخل ہونا جائز نہیں، اور اس کی دلیل یہ ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز عید کے لئے عورتوں کو یہ حکم دیا ہے کہ وہ کنواری، پردہ نشین اور حائضہ عورتوں کو بھی عید گاہ لے جائیں، لیکن حائضہ عورتوں کو عید گاہ سے دور رہنے کا حکم دیا ہے، جو اس بات کی دلیل ہے کہ خطبہ سننے یا درس اور وعظ سننے کے لئے حائضہ عورت کا مسجد میں ٹھہرنا جائز نہیں۔

نماز کے لئے طہارت کے بعض احکام

سوال ۳۵ :

عورت (کی شرمگاہ) سے جو سفید یا زرد رطوبت خارج ہوتی ہے وہ پاک ہے یا ناپاک ؟اور اگر وہ مسلسل خارج ہو تو کیا اس میں وضو واجب ہے ؟ اور اگر رک رک کر خارج ہو تو اس کا کیا حکم ہے ؟ خاص کر اکثر پڑھی لکھی عورتیں یہ سمجھتی ہیں کہ یہ فطری رطوبت ہے جس سے وضو ضروری نہیں ہوتا ؟

جواب :

بحث و تحقیق کے بعد میں اس نتیجہ پر پہنچا ہوں کہ عورت (کی شرمگاہ) سے خارج ہونے والی رطوبت اگر مثانہ سے نہیں بلکہ رحم سے آرہی ہے تو وہ پاک ہے' لیکن پاک ہونے کے باوجود وہ ناقض وضو ہے' کیونکہ ناقض وضو ہونے کے لئے یہ شرط نہیں کہ خارج ہونے والی چیز ناپاک بھی ہو' مثلاً ہوا دبر (پیخانہ کے راستہ) سے خارج ہوتی ہے' اور ہوا کا کوئی جسم بھی نہیں' اس کے باوجود ناقض وضو ہے' بنا بریں اگر عورت وضو سے ہو اور اس کی شرمگاہ سے کوئی چیز خارج ہو جائے تو اس کا وضو ٹوٹ

جائے گااور اسے وضو کی تجدید کرنی ہو گی۔

یہ رطوبت اگر مسلسل خارج ہو تو وہ ناقض وضو نہیں' لیکن اس صورت میں عورت یوں کرے کہ جب نماز کاوقت ہو جائے تو نماز کے لئے وضو کرے اور اس وضو سے فرائض ونوافل پڑھے' قرآن کریم کی تلاوت کرے اور اس کے لئے جو کام مباح ہیں ان میں سے جو چاہے کرے' جیسا کہ اہل علم نے سلس البول (مسلسل پیشاب کے قطرے ٹپکنے کی بیماری) کے مریض کے متعلق اسی قسم کی بات کہی ہے' یہ ہے رحم سے خارج ہونے والی رطوبت کا حکم' یہ رطوبت پاک ہے' لیکن رک رک کر آنے کی صورت میں ناقض وضو ہے' اور اگر مسلسل جاری ہو تو ناقض وضو نہیں' لیکن اس صورت میں عورت کے لئے ضروری ہے کہ وہ نماز کاوقت ہو جانے کے بعد وضو کرے اور اپنی شرمگاہ پر لنگوٹی باندھ لے۔

اور اگر یہ رطوبت رک رک کر آرہی ہو اور عادتاً نماز کے اوقات میں بند رہتی ہو' تو عورت کو چاہئے کہ جس وقت یہ رطوبت آنا بند ہو جاتی ہو اس وقت تک کے لئے نماز کو مؤخر کر دے' بشرطیکہ نماز کاوقت نکل جانے کا خطرہ نہ ہو' اور اگر وقت کے نکل جانے کا خطرہ ہو تو وضو کر کے

لنگوٹی باندھ لے اور پھر نماز پڑھ لے۔

خارج ہونے والی رطوبت تھوڑی ہو یا زیادہ' اس میں کوئی فرق نہیں' کیونکہ شرمگاہ سے خارج ہونے والی ہر چیز ناقض وضو ہے خواہ وہ تھوڑی ہو یا زیادہ۔ اس کے برخلاف جسم کے دیگر کسی حصہ سے خارج ہونے والی چیز مثلاً خون یا قے ناقض وضو نہیں' خواہ وہ تھوڑی ہو یا زیادہ ہو۔

رہا بعض عورتوں کا یہ خیال کہ مذکورہ رطوبت ایک فطری رطوبت ہے جو ناقض وضو نہیں' تو میرے علم کے مطابق اس کی کوئی اصل نہیں' البتہ ابن حزم رحمہ اللہ کا ایک قول ہے کہ اس سے وضو نہیں ٹوٹتا' لیکن انہوں نے اس قول کی کوئی دلیل نہیں ذکر کی ہے' اگر کتاب وسنت یا اقوال صحابہ سے اس کی کوئی دلیل ہوتی تو وہ یقیناً حجت ہوتی۔

عورت کے لئے ضروری ہے کہ وہ اللہ تعالیٰ کا تقویٰ اختیار کرے اور پاکی وطہارت کی حریص رہے' کیونکہ طہارت کے بغیر خواہ سو مرتبہ نماز پڑھی جائے وہ ناقابل قبول ہے' بلکہ بعض علماء نے تو یہاں تک کہہ دیا ہے کہ جو شخص طہارت کے بغیر نماز پڑھے وہ کافر ہے' کیونکہ یہ اللہ سبحانہ وتعالیٰ کی آیات کے ساتھ مذاق کرنا ہے۔

سوال ۳۶ :

جس عورت (کی شرمگاہ) سے یہ رطوبت مسلسل خارج ہو رہی ہو اگر وہ کسی فرض نماز کے لئے وضو کرے' تو کیا اس وضو سے دوسری فرض نماز کا وقت آنے تک نوافل پڑھ سکتی اور قرآن کریم کی تلاوت کر سکتی ہے ؟

جواب :

مذکورہ عورت کسی فرض نماز کے لئے اگر اول وقت میں وضو کر لے تو دوسری فرض نماز کا وقت آنے تک وہ اس وضو سے جس قدر فرائض و نوافل پڑھنا چاہے پڑھ سکتی اور قرآن کریم کی تلاوت کر سکتی ہے۔

سوال ۳۷ :

کیا مذکورہ عورت کے لئے فجر کے وضو سے چاشت کی نماز پڑھنا درست ہے ؟

جواب :

ایسا کرنا درست نہیں' کیونکہ چاشت کی نماز کا ایک متعین وقت ہے' اس لئے وقت ہو جانے کے بعد اس کے لئے وضو کرنا ضروری ہے'

کیونکہ مذکورہ عورت مستحاضہ کے حکم میں ہے' اور مستحاضہ کو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہر نماز کے لئے وضو کرنے کا حکم دیا ہے۔ اور ظہر کا وقت زوال آفتاب کے بعد سے عصر کا وقت آنے تک ہے' اور عصر کا وقت' وقت ہو جانے کے بعد سے سورج میں زردی آنے تک اور بوقت ضرورت غروب آفتاب تک ہے' اور مغرب کا وقت غروب آفتاب کے بعد سے شفق احمر (آسمان کی سرخ روشنی) کے ختم ہونے تک ہے' اور عشاء کا وقت شفق احمر کے ختم ہونے کے بعد سے آدھی رات تک ہے۔

سوال ۴۸ :

کیا مذکورہ عورت کے لئے عشاء کے وضو سے آدھی رات گذر جانے کے بعد تہجد کی نماز پڑھنا درست ہے ؟

جواب :

نہیں پڑھ سکتی' ایک قول کے مطابق آدھی رات گذر جانے کے بعد اس عورت پر تجدید وضو واجب ہے' اور ایک قول یہ ہے کہ تجدید وضو واجب نہیں (اس لئے پڑھ سکتی ہے) اور یہی دوسرا قول ہی راجح ہے۔

سوال ۴۹ :

عشاء کی نماز کا آخری وقت اور اس کے جاننے کا طریقہ کیا ہے ؟

جواب :

عشاء کا آخری وقت نصف رات ہے' اور اس کے جاننے کا طریقہ یہ ہے کہ غروب آفتاب اور طلوع فجر کے درمیان کا جو وقت ہے اسے دو حصوں میں تقسیم کر دیا جائے' نصف اول کے ختم ہونے کے ساتھ ہی عشاء کی نماز کا وقت ختم ہو جائے گا' اور نصف آخر عشاء کا وقت نہیں ہے بلکہ عشاء اور فجر کے درمیان ایک حاجز وقت شمار ہے۔

سوال ۴۰ :

جس عورت کو مذکورہ رطوبت رک رک کر آرہی ہو تو اگر وہ وضو کرلے اور وضو سے فارغ ہونے کے بعد اور نماز پڑھنے سے پہلے پھر رطوبت آجائے تو کیا کرے ؟

جواب :

اگر یہ رطوبت رک رک کر آرہی ہے تو وہ انتظار کرے تاوقتیکہ رطوبت آنا بند ہو جائے' لیکن اگر کوئی واضح صورت حال نہیں ہے' کبھی رطوبت آتی ہے اور کبھی بند ہو جاتی ہے' تو نماز کا وقت ہو جانے کے بعد وہ

وضو کر کے نماز پڑھ لے' اس صورت میں اس پر کوئی حرج نہیں ہے۔

سوال ۴۱ :

مذکورہ رطوبت جسم یا کپڑے میں لگ جائے تو اس کا کیا حکم ہے ؟

جواب :

یہ رطوبت پاک ہے تو ایسی صورت میں اسے کچھ نہیں کرنا ہے' لیکن اگر ناپاک ہے' یعنی مثانہ سے آرہی ہے' تو اس کا دھونا ضروری ہے۔

سوال ۴۲ :

مذکورہ رطوبت سے وضو کرنے کی صورت میں کیا صرف اعضائے وضو کے دھونے پر اکتفا کیا جائے گا ؟

جواب :

ہاں' اگر رطوبت پاک ہے' یعنی مثانہ سے نہیں بلکہ رحم سے آرہی ہے' تو صرف اعضائے وضو کے دھونے پر اکتفا کیا جائے گا۔

سوال ۴۳ :

اس کی کیا وجہ ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کوئی ایسی حدیث مروی نہیں جو مذکورہ رطوبت سے وضو کے ٹوٹنے پر دلالت

کرتی ہو، حالانکہ صحابیات - رضی اللہ عنہن - دینی امور میں فتویٰ دریافت کرنے کی بہت حریص تھیں ؟

جواب :

اس کی وجہ یہ ہے کہ یہ رطوبت ہر عورت کو نہیں آتی۔

سوال ۴۴ :

جو عورت مذکورہ مسئلہ میں شرعی حکم سے ناواقفیت کی بنا پر وضو نہیں کرتی تھی اسے کیا کرنا چاہئے ؟

جواب :

اس پر واجب ہے کہ اللہ عزوجل سے توبہ کرے اور اہل علم سے مسئلہ دریافت کرتی رہے۔

سوال ۴۵ :

بعض لوگ آپ کی طرف یہ قول منسوب کرتے ہیں کہ مذکورہ رطوبت سے وضو واجب نہیں ؟

جواب :

جو شخص میری طرف یہ قول منسوب کرتا ہے وہ سچا نہیں، اور بظاہر

اس نے میرے اس قول سے کہ "مذکورہ رطوبت پاک ہے" یہ سمجھ لیا کہ وہ ناقض وضو بھی نہیں ہے۔

سوال ۴۶ :

عورت کو حیض سے کم وبیش ایک دن پہلے جو مٹ میلا پانی آتا ہے اس کا کیا حکم ہے ؟ یہ پانی کبھی کبھی باریک دھاگے کی شکل میں کالے یا سرخ سیاہی مائل رنگ کا ہوتا ہے' اور اگر یہ پانی حیض کے بعد آئے تو اس کا کیا حکم ہے ؟

جواب :

یہ پانی اگر حیض کی ابتدائی علامات میں سے ہے تو وہ حیض شمار ہوگا' اور اس کی پہچان اس تکلیف اور مروڑ سے ہوگی جو حائضہ عورتوں کو عموماً پیش آتی ہے۔

حیض کے بعد مٹ میلا پانی آنے کی صورت میں عورت کو پاکی کا انتظار کرنا ہوگا' کیونکہ حیض سے متصل آنے والا مٹ میلا پانی بھی حیض ہی ہے' عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی تھیں : "تم جلدی نہ کرو' یہاں تک کہ سفیدی دیکھ لو" واللہ اعلم۔

حج اور عمرہ سے متعلق حیض کے بعض احکام

سوال ۴۷ :

حائضہ عورت احرام کی دو رکعت نماز کیسے پڑھے ؟ اور کیا حائضہ کے لئے آہستہ آہستہ قرآن کریم کی آیتوں کی تلاوت کرنا جائز ہے ؟

جواب :

اولاً : سب سے پہلے ہم کو یہ جاننا چاہئے کہ احرام کی کوئی مخصوص نماز نہیں، کیونکہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ ثابت نہیں کہ آپ نے اپنے قول یا عمل یا تقریر کے ذریعہ اپنی امت کے لئے احرام کی کوئی نماز مشروع فرمائی ہو۔

ثانیاً : جو عورت احرام باندھنے سے پہلے حائضہ ہو جائے وہ بحالت حیض احرام باندھ سکتی ہے، کیونکہ جب ابو بکر رضی اللہ عنہ کی بیوی اسماء بنت عمیس رضی اللہ عنہا مقام ذوالحلیفہ میں نفاس سے دوچار ہوئیں تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں حکم دیا کہ غسل کریں اور اپنی شرم گاہ پر کپڑا لپیٹ لیں اور احرام باندھ لیں، اور اسی طرح حائضہ کا بھی حکم ہے،

اور وہ اپنے احرام پر باقی رہیں' یہاں تک کہ پاک ہو جائیں' پھر بیت اللہ کا طواف اور (صفا و مروہ کی) سعی کریں۔

رہا یہ سوال کہ کیا حائضہ قرآن کریم پڑھ سکتی ہے؟ تو اس کا جواب یہ ہے کہ ضرورت اور کسی مصلحت کے تحت وہ قرآن پڑھ سکتی ہے' لیکن ضرورت یا کسی مصلحت کے بغیر' محض عبادت اور تقرب الٰہی کی نیت سے قرآن کا نہ پڑھنا ہی بہتر ہے۔

سوال ۴۸ :

ایک عورت نے حج کے لئے سفر کیا' اور سفر کے پانچویں دن اسے حیض آگیا' میقات پر پہنچ کر اس نے غسل کیا اور احرام باندھ لیا' حالانکہ ابھی وہ حیض سے پاک نہیں ہوئی تھی' مکہ مکرمہ پہنچنے کے بعد وہ حرم شریف سے باہر ہی رہی' اور حج یا عمرہ کا کوئی بھی کام اس نے نہیں کیا' دو دن اس نے منیٰ میں بھی گذارے' پھر وہ حیض سے پاک ہوئی' غسل کیا اور بحالت طہر عمرہ کے سارے ارکان ادا کئے' پھر جبکہ وہ حج کے لئے طواف افاضہ کر رہی تھی اسی دوران اسے دوبارہ خون آگیا' مگر شرم کی وجہ سے اس نے اپنے سرپرست کو

نہیں بتایا' اور اسی حالت میں حج کے مناسک پورے کر لئے' پھر وطن پہنچنے کے بعد اس نے اپنے سرپرست کو اس کی اطلاع دی' اب اس کا کیا حکم ہے؟

جواب:

مذکورہ مسئلہ کا حکم یہ ہے کہ اس عورت کو طواف افاضہ کے دوران جو خون آیا اگر وہ حیض کا خون تھا' جسے وہ خون کی کیفیت اور تکلیف سے جان سکتی ہے' تو اس کا طواف افاضہ درست نہیں' اور اس پر لازم ہے کہ طواف افاضہ کے لئے وہ دوبارہ مکہ مکرمہ جائے اور میقات سے عمرہ کا احرام باندھ کر طواف اور سعی کے ساتھ عمرہ ادا کرے اور قصر کرائے' اور اس کے بعد طواف افاضہ کرے۔

لیکن اگر طواف افاضہ کے دوران آنے والا خون حیض کا معروف فطری خون نہیں تھا' بلکہ بھیڑ کی شدت یا خوف یا اور کسی وجہ سے آگیا تھا' تو اس کا طواف افاضہ ان لوگوں کے مسلک کے مطابق درست ہے جن کے نزدیک طواف کے لئے طہارت شرط نہیں۔ پہلی صورت میں اگر اس کے لئے دوبارہ مکہ مکرمہ آنا ممکن نہ ہو' مثلاً دور دراز ملک کی

باشندہ ہو' تو اس صورت میں اس کا حج صحیح ہے' کیونکہ اس نے جو کیا اس سے زیادہ کرنا اس کے بس میں نہیں تھا۔

سوال ۴۹ :

ایک عورت نے عمرہ کا احرام باندھا اور مکہ مکرمہ پہنچ کر اس کو حیض آگیا' اور اس کا محرم فوراً سفر کرنے پر مجبور ہے اور اس عورت کا مکہ میں کوئی قریبی بھی نہیں ہے' ایسی حالت میں وہ کیا کرے ؟

جواب :

مذکورہ عورت اگر سعودی عرب میں ہے تو وہ اپنے محرم کے ساتھ واپس چلی جائے اور احرام کی حالت میں باقی رہے' پھر پاک ہو جانے کے بعد دوبارہ مکہ مکرمہ آئے' کیونکہ اس کے لئے دوبارہ مکہ مکرمہ آنا آسان ہے' اس میں اس کے لئے کوئی مشقت و پریشانی نہیں' اور نہ ہی پاسپورٹ وغیرہ کی ضرورت ہے۔ لیکن اگر وہ عورت کسی دوسرے ملک سے آئی ہے اور سفر کرنے کے بعد دوبارہ واپس آنا مشکل ہے تو وہ لنگوٹی باندھ لے اور طواف و سعی کر کے اور قصر کرا کر اسی سفر میں اپنا عمرہ پورا کر لے' کیونکہ ایسی حالت میں اس کا طواف ایک ناگزیر ضرورت کا حکم

اختیار کر چکا ہے'اور ضرورت کے تحت بعض ممنوع چیزیں بھی مباح ہو جاتی ہیں۔

سوال ۵۰ :

جو عورت ایام حج میں حائضہ ہو جائے اس کا کیا حکم ہے ؟ کیا یہ حج اس کے لئے کفایت کر جائے گا ؟

جواب :

جب تک یہ معلوم نہ ہو کہ وہ عورت کب حائضہ ہوئی'اس سوال کا جواب دینا ناممکن ہے'کیونکہ حج کے بعض اعمال ایسے ہیں کہ حیض ان کی ادائیگی کے لئے مانع نہیں'اور بعض اعمال ایسے ہیں جو حالت حیض میں نہیں کئے جاسکتے' چنانچہ طواف طہارت کے بغیر ممکن نہیں'لیکن اس کے علاوہ دیگر اعمال حج' حالت حیض میں بھی ادا کئے جاسکتے ہیں۔

سوال ۵۱ :

ایک خاتون کہتی ہیں کہ میں نے سالِ گذشتہ حج کیا اور حج کے تمام اعمال ادا کئے' البتہ شرعی عذر کی بنا پر طواف افاضہ اور طواف وداع نہیں کر سکی' اسکے بعد یہ سوچ کر اپنے گھر مدینہ منورہ واپس

آگئی کہ کسی بھی دن مکہ مکرمہ آکر طواف افاضہ اور طواف وداع کرلوں گی، دینی امور سے ناواقفیت کی وجہ سے میں ہر چیز سے حلال بھی ہو گئی، اور دوران احرام جتنی چیزیں حرام ہوتی ہیں وہ سب کر لیں، پھر میں نے مکہ مکرمہ لوٹ کر آنے اور طواف کرنے کے بارے میں دریافت کیا، تو مجھے یہ بتایا گیا کہ تمہارا طواف کرنا درست نہیں، کیونکہ تم نے اپنا حج خراب کرلیا ہے، اب آئندہ سال تمہیں دوبارہ حج کرنا ہوگا، ساتھ ہی ایک گائے یا اونٹنی بھی فدیہ میں ذبح کرنی ہوگی۔ سوال یہ ہے کہ کیا یہ بات صحیح ہے؟ اور کیا میرے معاملہ کا کوئی دوسرا حل بھی ہے؟ اور کیا واقعی میرا حج خراب ہو گیا اور مجھ پر دوبارہ حج کرنا واجب ہے؟ اب مجھے کیا کرنا ہوگا مستفید فرمائیں، اللہ تعالیٰ آپ کو برکت سے نوازے۔

جواب :

یہ بھی ایک مصیبت ہے کہ بغیر علم کے لوگ فتویٰ دے دیتے ہیں، مذکورہ صورت میں آپ پر یہ واجب ہے کہ مکہ مکرمہ جائیں اور صرف طواف افاضہ کریں، مکہ سے نکلتے وقت چونکہ آپ حیض سے تھیں اس

لئے آپ پر طواف وداع واجب نہیں تھا' کیونکہ حائضہ پر طواف وداع نہیں ہے' جیساکہ ابن عباس رضی اللہ عنہما کی حدیث ہے :

"لوگوں کو یہ حکم دیا گیا ہے کہ بیت اللہ کا طواف ان کا آخری کام ہو' البتہ حائضہ سے اس کی تخفیف کر دی گئی ہے"

اور ابو داؤد کی ایک روایت میں ہے :

" بیت اللہ میں لوگوں کا آخری کام طواف ہو"

نیز جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ اطلاع ملی کہ حضرت صفیہ رضی اللہ عنہا طواف افاضہ کر چکی ہیں (اس کے بعد انہیں حیض آیا ہے) تو فرمایا: "پھر تو کوچ کریں"

یہ حدیث دلالت کرتی ہے کہ حائضہ پر طواف وداع نہیں ہے' لیکن طواف افاضہ بہر حال ضروری ہے۔

جہاں تک آپ کے ہر چیز سے حلال ہو جانے کی بات ہے' تو چونکہ یہ تحلل ناواقفیت اور لاعلمی کی بنا پر ہوا ہے اس لئے یہ آپ کیلئے نقصان دہ نہیں' کیونکہ جو شخص لاعلمی میں حالت احرام میں ممنوع کسی چیز کا ارتکاب کر لے اس پر کچھ نہیں ہے' اس کی دلیل اللہ تعالیٰ کا یہ ارشاد ہے :

﴿رَبَّنَا لا تُؤَاخِذْنَا إِنْ نَسِينَا أَوْ أَخْطَأْنَا﴾ البقرہ:۲۸۶۔

اے ہمارے رب !اگر ہم بھول گئے یا غلطی کر بیٹھے تو ہمارا مواخذہ نہ کر۔

اور بندہ کے اس سوال کے جواب میں اللہ تعالیٰ نے فرمایا: میں نے تمہاری دعا قبول کرلی۔

نیز اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

﴿وَلَيْسَ عَلَيْكُمْ جُنَاحٌ فِيمَا أَخْطَأْتُمْ بِهِ وَلَكِنْ مَا تَعَمَّدَتْ قُلُوبُكُمْ﴾ الاحزاب: ۵۔

اور جس چیز میں چوک جاؤ اس میں تم پر گناہ نہیں، لیکن وہ جس کا تم دل سے ارادہ کرو۔

لہٰذا وہ تمام محظورات جن سے اللہ تعالیٰ نے محرم کو منع فرمایا ہے، اگر ناواقفیت کی بنا پر یا بھول کر یا کسی کے مجبور کرنے پر وہ ان کا ارتکاب کر لے تو اس پر کچھ گناہ نہیں ہے، لیکن جیسے ہی عذر ختم ہو جائے باز آجانا واجب ہے۔

سوال ۵۲ :

نفاس والی عورت کو اگر ترویہ (۸ / ذی الحجہ) کے دن نفاس کا خون شروع ہوا اور اس نے طواف اور سعی کے علاوہ دیگر ارکان حج

مکمل کر لئے' لیکن دس ہی دن کے بعد اس نے محسوس کیا کہ وہ ابتدائی طور پر پاک ہو چکی ہے' تو کیا وہ اپنے آپ کو پاک سمجھ کر غسل کرے اور باقی رکن یعنی طواف افاضہ ادا کرے ؟

جواب :

مذکورہ عورت کے لئے اس وقت تک غسل کر کے طواف کرنا جائز نہیں جب تک کہ اسے پاکی کا بالکل یقین نہ ہو جائے' سوال کے انداز سے یہ سمجھا جارہا ہے کہ اس نے ابھی مکمل طہر (پاکی) نہیں دیکھی ہے' جیسا کہ لفظ ابتدائی سے معلوم ہو رہا ہے' لہٰذا ضروری ہے کہ وہ مکمل طور پر پاکی دیکھ لے' اس کے بعد غسل کر کے طواف اور سعی کرے' اور اگر طواف سے پہلے سعی کر لے تو بھی کوئی حرج نہیں' کیونکہ حجۃ الوداع کے موقع پر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا گیا کہ جس نے طواف سے پہلے سعی کر لی اس کا کیا حکم ہے ؟ آپ نے فرمایا : کوئی حرج نہیں۔

سوال ۵۳ :

ایک عورت نے حیض کی حالت میں مقام سیل سے حج کا احرام باندھا' مکہ مکرمہ پہنچنے کے بعد وہ کسی ضرورت سے جدہ گئی اور جدہ

ہی میں حیض سے پاک ہو گئی' غسل کیا' بالوں کی کنگھی کی اور پھر اپنا حج پورا کر لیا' تو کیا اس کا حج صحیح ہے ؟ اور کیا اس کے ذمہ کچھ ہے ؟

جواب :

مذکورہ عورت کا حج درست ہے اور اس کے ذمہ کچھ نہیں ہے۔

سوال ۵۴ :

ایک خاتون سوال کرتی ہیں کہ میں عمرہ کرنے جا رہی تھی' میقات سے گذری تو میں حیض سے تھی اس لئے احرام نہیں باندھا' پاک ہونے تک مکہ مکرمہ میں ٹھہری رہی' پھر مکہ ہی سے احرام باندھ لیا' تو کیا یہ جائز ہے ؟ اور مجھ پر کیا واجب ہے ؟

جواب :

مذکورہ عمل جائز نہیں' جو عورت عمرہ کا ارادہ رکھتی ہو اس کے لئے احرام کے بغیر میقات سے آگے جانا جائز نہیں اگرچہ وہ حیض سے ہو' حیض ہی کی حالت میں وہ احرام باندھ لے' اور اس کا یہ احرام درست ہے' اس کی دلیل یہ ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم حجۃالوداع کے ارادہ سے جب مقام ذوالحلیفہ میں تھے تو ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کی بیوی اسماء

بنت عمیس۔ رضی اللہ عنہا۔ کو بچہ پیدا ہوا' حضرت اسماء نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کرایا کہ ایسی حالت میں وہ کیا کریں؟ آپ نے فرمایا: "غسل کر کے (شرمگاہ پر) کپڑا باندھ لو اور پھر احرام باندھو"

حیض کا خون بھی نفاس کے خون کے حکم میں ہے' لہٰذا حائضہ عورت کے لئے ہم یہی کہیں گے کہ جب وہ حج یا عمرہ کی نیت سے میقات سے گذرے تو غسل کر کے شرمگاہ پر کپڑا باندھ لے اور پھر حج یا عمرہ کا احرام باندھے' البتہ جب احرام باندھ کر وہ مکہ مکرمہ پہنچے تو جب تک پاک نہ ہو جائے نہ تو مسجد حرام میں داخل ہو اور نہ ہی بیت اللہ کا طواف کرے' کیونکہ جب عائشہ رضی اللہ عنہا کو عمرہ کے دوران ہی حیض آگیا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے فرمایا تھا:

"حجاج جو کام کریں تم بھی کرو' البتہ پاک ہونے تک بیت اللہ کا طواف نہ کرنا"

یہ صحیح بخاری اور صحیح مسلم کی روایت ہے' اور صحیح بخاری ہی کی ایک دوسری روایت میں ہے کہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا کہ جب وہ پاک ہوگئیں تو انہوں نے بیت اللہ کا طواف اور صفا و مروہ کی سعی کی۔

ان روایات سے ثابت ہوتا ہے کہ اگر عورت حالت حیض میں حج یا

عمرہ کا احرام باندھ لے' یا طواف کرنے سے پہلے اسے حیض آجائے' تو جب تک پاک ہو کر غسل نہ کر لے اس وقت تک طواف اور سعی نہ کرے۔ لیکن اگر اس نے بحالت طہر طواف کیا اور اس کے بعد اسے حیض آیا تو وہ اسی حالت میں اپنا عمرہ جاری رکھے گی' چنانچہ سعی کرے گی اور بال کٹائے گی اور اس طرح وہ اپنا عمرہ پورا کرے گی' کیونکہ صفا و مروہ کی سعی کے لئے طہارت شرط نہیں۔

سوال ۵۵ :

ایک صاحب دریافت کرتے ہیں کہ میں اپنی اہلیہ کے ساتھ ینبع شہر سے عمرہ کے لئے آیا' جدہ پہنچا تو میری اہلیہ کو حیض آگیا' چنانچہ میں نے اکیلے ہی عمرہ کر لیا' اب میری اہلیہ کے لئے کیا حکم ہے ؟

جواب :

ایسی صورت میں آپ کی اہلیہ کے لئے یہ حکم ہے کہ وہ پاک ہونے تک ٹھہری رہے' اور پھر اپنا عمرہ پورا کرے' کیونکہ جب ام المومنین صفیہ رضی اللہ عنہا کو حیض آگیا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''کیا یہ ہم کو سفر سے روک دیں گی''؟ لوگوں نے عرض کیا کہ

اے اللہ کے رسول! یہ طواف افاضہ کر چکی ہیں' تو آپ نے فرمایا: "پھر تو کوچ کریں"

اس حدیث میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمانا: "کیا یہ ہم کو سفر سے روک دیں گی" اس بات پر دلالت کرتا ہے کہ عورت کو اگر طواف افاضہ سے پہلے حیض آجائے تو اس پر واجب ہے کہ پاک ہونے تک ٹھہری رہے' اس کے بعد طواف افاضہ کرے۔ اور طواف عمرہ بھی طواف افاضہ ہی کے حکم میں ہے' کیونکہ وہ عمرہ کا رکن ہے' لہٰذا عمرہ کرنے والی عورت اگر طواف عمرہ سے پہلے حائضہ ہو جائے تو پاک ہونے تک رکی رہے اور اس کے بعد طواف کرے۔

سوال ۵۶ :

کیا مسعیٰ' حرم کا حصہ ہے؟ اور کیا حائضہ عورت مسعیٰ میں داخل ہو سکتی ہے؟ اور کیا مسعیٰ سے حرم میں داخل ہونے والے کے لئے تحیۃ المسجد پڑھنا واجب ہے؟

جواب :

ظاہر یہی ہے کہ مسعیٰ' مسجد حرام کا حصہ نہیں ہے' یہی وجہ ہے کہ اس کے اور مسجد حرام کے درمیان ایک چھوٹی سی دیوار قائم کر دی گئی

ہے 'اور اس میں کوئی شک نہیں کہ مسعیٰ کے مسجد حرام سے باہر ہونے ہی میں لوگوں کی بھلائی ہے 'کیونکہ اگر اسے حرم کا حصہ قرار دے دیا جاتا تو طواف اور سعی کے درمیان حائضہ ہونے والی عورت کے لئے سعی کرنا منع ہوتا 'اس سلسلہ میں میرا فتویٰ یہ ہے کہ اگر عورت طواف کے بعد اور سعی سے پہلے حائضہ ہو جائے تو وہ سعی کر لے 'کیونکہ مسعیٰ مسجد حرام سے الگ ہے۔

جہاں تک تحیۃ المسجد کی بات ہے 'تو اگر کسی نے طواف کے بعد سعی کی اور اس کے بعد مسجد حرام میں واپس جانا چاہے تو اسے تحیۃ المسجد پڑھنا ہوگی 'اور اگر نہ بھی پڑھے تو کوئی حرج نہیں 'لیکن افضل یہی ہے کہ موقع کو غنیمت جانے اور اس جگہ نماز پڑھنے کی جو فضیلت ہے اسے مد نظر رکھتے ہوئے دو رکعت (تحیۃ المسجد) پڑھ لے۔

سوال ۵۷:

ایک خاتون کہتی ہیں کہ میں نے حج کیا اور دوران حج مجھے حیض آگیا 'شرم کی وجہ سے میں نے کسی کو نہیں بتایا 'میں حرم میں بھی داخل ہوئی 'نماز پڑھی 'طواف کیا اور سعی بھی کی 'تو اب مجھے کیا کرنا ہوگا؟ واضح رہے کہ یہ حیض 'نفاس کے بعد آیا تھا۔

جواب :

حائضہ اور نفاس والی عورت کے لئے نماز پڑھنا جائز نہیں' خواہ وہ مکہ مکرمہ میں ہو یا اپنے وطن میں ہو یا کہیں اور ہو' کیونکہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے عورت کے بارے میں فرمایا :

"کیا ایسا نہیں کہ جب عورت حائضہ ہوتی ہے تو نہ نماز پڑھتی ہے اور نہ روزہ رکھتی ہے"

اور تمام مسلمانوں کا اس بات پر اجماع ہے کہ حائضہ عورت کے لئے نماز پڑھنا اور روزہ رکھنا جائز نہیں' لہٰذا مذکورہ عورت کو چاہئے کہ وہ اللہ تعالیٰ سے توبہ کرے اور اس سے جو غلطی سرزد ہوئی ہے اس پر استغفار کرے۔

جہاں تک حالت حیض میں طواف کرنے کا مسئلہ ہے تو یہ طواف درست نہیں' البتہ سعی درست ہے' کیونکہ راجح قول کے مطابق حج میں طواف سے پہلے سعی کر لینا جائز ہے' لہٰذا اس پر دوبارہ طواف کرنا واجب ہے' کیونکہ طواف افاضہ حج کا ایک رکن ہے' اور اس کے بغیر تحلل تام حاصل نہیں ہوتا' اس لئے وہ عورت اگر شادی شدہ ہے تو طواف کر لینے تک اس کا شوہر اس سے صحبت نہیں کر سکتا' اور اگر شادی شدہ نہیں ہے

توطواف کر لینے تک اس کا نکاح کرنا درست نہیں' واللہ اعلم۔

سوال ۵۸ :

عورت کو عرفہ کے دن حیض آجائے تو وہ کیا کرے ؟

جواب :

عورت کو عرفہ کے دن حیض آجائے تو دیگر حجاج کی طرح وہ بھی حج کے اعمال انجام دے اور اپنا حج پورا کر لے' البتہ بیت اللہ کا طواف پاک ہونے تک مؤخر رکھے۔

سوال ۵۹ :

اگر عورت جمرہ عقبہ کی رمی کرنے کے بعد اور طواف افاضہ سے پہلے حائضہ ہو جائے' اور وہ اور اس کا شوہر کسی قافلہ (جماعت) کے ساتھ مرتبط بھی ہوں' تو اسے کیا کرنا چاہیے ؟ واضح رہے کہ سفر کر جانے کے بعد اس کے لئے دوبارہ مکہ مکرمہ آنا ممکن نہیں۔

جواب :

مذکورہ عورت کے لئے اگر دوبارہ مکہ مکرمہ آنا ممکن نہیں ہے تو اسے چاہیے کہ من باب الضرورہ اپنی شرمگاہ پر پٹی باندھ کر طواف کر لے' اور

دیگر اعمال حج بھی پورے کرے' ایسی حالت میں اس پر کوئی فدیہ وغیرہ واجب نہیں۔

سوال ٦٠ :

نفاس والی عورت اگر چالیس دن سے پہلے پاک ہو جائے تو کیا اس کا حج درست ہے؟ اور اگر طہر نہ دیکھے تو کیا کرے؟ واضح رہے کہ وہ حج کی نیت کر چکی ہے۔

جواب :

نفاس والی عورت اگر چالیس دن سے پہلے پاک ہو جائے تو وہ غسل کرکے نماز پڑھے اور وہ سارے کام کرے جو پاک عورتیں کرتی ہیں' یہاں تک کہ وہ بیت اللہ کا طواف بھی کرے' کیونکہ نفاس کی اقل مدت کی کوئی حد نہیں۔

مذکورہ عورت اگر طہر نہ دیکھے تو بھی اس کا حج درست ہے' البتہ پاک ہونے تک وہ بیت اللہ کا طواف نہ کرے' کیونکہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے حائضہ عورت کو بیت اللہ کا طواف کرنے سے منع فرمایا ہے' اور اس سلسلہ میں نفاس والی عورت بھی حائضہ ہی کے حکم میں ہے۔

فہرست مضامین

نماز اور روزہ سے متعلق حیض کے بعض احکام

سوال ۱: عورت اگر فجر کے بعد پاک ہو تو کیا کھانے پینے اور دیگر مفطرات سے رکی رہے؟ ۵

سوال ۲: عورت اگر فجر سے پہلے پاک ہو اور غسل فجر کے بعد کرے اور اس دن کا روزہ مکمل کرے تو اس روزہ کا کیا حکم ہے؟ ۶

سوال ۳: نفاس والی عورت اگر چالیس دن سے پہلے پاک ہو جائے تو اس کے لئے نماز اور روزہ کا کیا حکم ہے؟ ۷

سوال ۴: اگر حیض معروف عادت سے زیادہ دن تک رہ جائے تو ایسی صورت میں عورت کیا کرے؟ ۸

سوال ۵: کیا نفاس والی عورت کے لئے چالیس دن تک انتظار کرنا ضروری ہے؟ ۹

سوال ۶: عورت کو رمضان المبارک کے مہینہ میں دن میں خون کے معمولی قطرے آجائیں تو اس کا کیا حکم ہے؟ ۱۱

سوال ۷ : عورت فجر سے پہلے پاک ہو جائے لیکن غسل طلوع فجر کے بعد کرے تو اس کے روزہ کا کیا حکم ہے ؟ ۱۱
سوال ۸ : عورت نے خون محسوس کیا لیکن غروب آفتاب سے پہلے خون نہیں آیا تو اس دن کے روزہ کا کیا حکم ہے ؟ ۱۳
سوال ۹ : عورت نے خون دیکھا لیکن قطعی فیصلہ نہیں کر سکی کہ وہ حیض ہی ہے تو اس دن کے روزہ کا کیا حکم ہے ؟ ۱۳
سوال ۱۰ : عورت دن کے مختلف اوقات میں خون کے معمولی قطرے دیکھے تو اس کے روزہ کا کیا حکم ہے ؟ ۱۴
سوال ۱۱ : کیا حائضہ اور نفاس والی عورتیں رمضان کے مہینہ میں دن میں کھا' پی سکتی ہیں ؟ ۱۴
سوال ۱۲ : عورت اگر عصر کے وقت پاک ہو تو کیا اسے ظہر کی نماز بھی پڑھنی ہو گی ؟ ۱۵
سوال ۱۳ : جس عورت کا حمل ساقط ہو جائے اور وہ خون دیکھے اس کے لئے نماز اور روزہ کا کیا حکم ہے ؟ ۱۶

سوال ۱۴: حاملہ عورت کو اگر رمضان کے مہینہ مں دن میں خون آجائے تو کیا اس سے روزہ متاثر ہو گا؟ ۱۷

سوال ۱۵: جو عورت حیض کے ایام میں ایک دن خون دیکھے اور دوسرے دن خون نہ دیکھے اسے کیا کرنا چاہیئے؟ ۱۹

سوال ۱۶: عورت پاک ہو گئی لیکن ابھی اس نے سفید پانی نہیں دیکھا ہے تو کیا وہ نماز پڑھ سکتی اور روزہ رکھ سکتی ہے؟ ۲۰

سوال ۱۷: حائضہ اور نفاس والی عورت کیلئے ضرورت کے تحت قرآن کریم کی تلاوت کرنے کا کیا حکم ہے؟ ۲۰

سوال ۱۸: کیا حائضہ کے لئے طہر کے بعد کپڑے تبدیل کرنا ضروری ہے؟ ۲۱

سوال ۱۹: جس عورت نے دوسرا رمضان آنے تک گذشتہ رمضان کے روزے بیماری کے عذر سے قضا نہیں کئے اس کا کیا حکم ہے؟ ۲۱

سوال ۲۰: جس عورت نے دوسرا رمضان آنے تک گذشتہ رمضان کے چھوڑے ہوئے روزے قضا نہیں کئے اس پر کیا واجب ہے؟ ۲۳

سوال ۲۱ : نماز کا وقت ہو جانے کے بعد عورت حائضہ ہوئی اور اب تک اس نے وہ نماز نہیں پڑھی تھی تو کیا پاک ہونے کے بعد اسے اس نماز کی قضا کرنی ہو گی ؟ ۲۴

سوال ۲۲ : حاملہ عورت اگر ولادت سے ایک یا دو دن پہلے خون دیکھ لے تو کیا اس کی وجہ سے وہ نماز اور روزہ ترک کر دے گی ؟ ۲۵

سوال ۲۳ : مانع حیض گولیوں کا استعمال کیسا ہے ؟ ۲۵

سوال ۲۴ : جس عورت کو پاک ہونے کے بعد خون کے چھوٹے چھوٹے قطرے آنے لگیں کیا وہ نماز اور روزہ چھوڑ دے ؟ ۲۶

سوال ۲۵ : جس عورت کو مسلسل خون جاری رہنے کی شکایت ہو اور ایک یا دو دن بند ہو جاتا ہو اس کے لئے نماز' روزہ اور دیگر عبادات کا کیا حکم ہے ؟ ۲۸

سوال ۲۶ : عورت کے لئے گھر میں نماز پڑھنا افضل ہے یا مسجد میں ؟ ۲۹

سوال ۲۷ : رمضان کے مہینہ میں روزہ کی حالت میں کھانا چکھنے کا کیا حکم ہے ؟ ۳۰

سوال ۲۸ : حاملہ عورت کو جو خون آتا ہے کیا وہ حیض کا خون ہے ؟ ۳۰

سوال ۲۹ : جس عورت کا تیسرے مہینے میں حمل ساقط ہو جائے اس کے لئے نماز اور روزہ کا کیا حکم ہے ؟ ۳۳

سوال ۳۰ : جو عورت اب تک ایام حیض میں چھوڑے ہوئے رمضان کے روزوں کی قضا نہیں کرتی تھی اور اسے متعین طور پر ان روزوں کی تعداد بھی معلوم نہیں اسے کیا کرنا ہوگا ؟ ۳۵

سوال ۳۱ : نماز کا وقت ختم ہونے سے پہلے عورت پاک ہو جائے تو کیا اس پر وہ نماز واجب ہے ؟ ۳۶

سوال ۳۲ : کیا ایام حیض کی چھوٹی ہوئی نمازوں کی قضا واجب ہے ؟ ۳۸

سوال ۳۳ : جس عورت کو خون جاری رہنے کی شکایت ہو اس کے لئے نماز اور روزہ کا کیا حکم ہے ؟ ۴۰

سوال ۳۴ : وعظ اور خطبہ سننے کے لئے حائضہ عورت کا مسجد حرام کے اندر ٹھہرنا کیسا ہے ؟ ۴۲

نماز کے لئے طہارت کے بعض احکام

سوال ۳۵ : عورت کی شرمگاہ سے جو رطوبت خارج ہوتی ہے اس کا کیا حکم ہے ؟ ۴۴

سوال ۳۶ : جس عورت کو مسلسل رطوبت خارج ہونے کی شکایت ہو اس کے لئے نوافل پڑھنا اور قرآن کریم کی تلاوت کرنا کیسا ہے ؟ ۴۷

سوال ۳۷ : کیا مذکورہ عورت کے لئے فجر کے وضو سے چاشت کی نماز پڑھنا درست ہے ؟ ۴۷

سوال ۳۸ : کیا مذکورہ عورت کے لئے عشاء کے وضو سے تہجد کی نماز پڑھنا درست ہے ؟ ۴۸

سوال ۳۹ : عشاء کی نماز کا آخری وقت اور اس کے جاننے کا طریقہ کیا ہے ؟ ۴۸

سوال ۴۰ : جس عورت کو رک رک کر رطوبت آرہی ہو وضو کرنے کے بعد اور نماز پڑھنے سے پہلے اسے پھر رطوبت آجائے تو وہ کیا کرے ؟ ۴۹

سوال ۴۱ : مذکورہ رطوبت اگر جسم یا کپڑے میں لگ جائے تو اس کا کیا حکم ہے ؟ ۵۰

سوال ۴۲ : مذکورہ رطوبت سے وضو کرنے کی صورت میں کیا صرف اعضائے وضو کے دھونے پر اکتفا کیا جائے گا ؟ ۵۰

سوال ۴۳ : اس کی کیا وجہ ہے کہ اس رطوبت سے وضو کے ٹوٹنے پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کوئی حدیث مروی نہیں ؟ ۵۰

سوال ۴۴ : جو عورت مذکورہ مسئلہ میں ناواقفیت کی بنا پر وضو نہیں کرتی تھی اسے کیا کرنا چاہئے ؟ ۵۱

سوال ۴۵ : بعض لوگ آپ کی طرف یہ قول منسوب کرتے ہیں کہ مذکورہ رطوبت سے وضو واجب نہیں ؟ ۵۱

سوال ۴۶ : حیض سے پہلے یا اس کے بعد عورت کو جو مٹ میلا پانی آتا ہے اس کا کیا حکم ہے ؟ ۵۲

حج اور عمرہ سے متعلق حیض کے بعض احکام

سوال ۴۷ : حائضہ عورت احرام کی دو رکعت نماز کیسے پڑھے ؟ ۵۳

سوال ۴۸ : حالت حیض میں طواف افاضہ کرنا کیسا ہے ؟ ۵۴

سوال ۴۹ : جس عورت کو مکہ مکرمہ پہنچ کر حیض آجائے اور اس کا شوہر سفر کرنے پر مجبور ہو ایسی حالت میں وہ کیا کرے ؟ ۵۶

سوال ۵۰ : جو عورت ایام حج میں حائضہ ہو جائے اس کا کیا حکم ہے ؟ ۵۷

سوال ۵۱ : جس عورت نے شرعی عذر کی بنا پر طواف افاضہ نہیں کیا اور اپنے شہر لوٹ آئی وہ کیا کرے ؟ ۵۷

سوال ۵۲ : جو عورت مکمل طور پر پاک نہ ہوئی ہو کیا اس کا طواف کرنا درست ہے ؟ ۶۰

سوال ۵۳ : ایک عورت نے حالت حیض میں حج کا احرام باندھا اور مکہ مکرمہ پہنچنے کے بعد جدہ گئی اور وہیں پاک ہو گئی اور اپنا حج پورا کر لیا تو کیا اس کا حج صحیح ہے ؟ ۶۱

سوال ۵۴ : حائضہ عورت کا بغیر احرام باندھے میقات سے آگے جانا کیسا ہے ؟ ۶۲

سوال ۵۵ : مکہ مکرمہ پہنچنے کے بعد عورت کو حیض آجائے تو وہ کیا کرے ؟ ۶۴

سوال ۵۶ : کیا حائضہ عورت مسعیٰ میں داخل ہو سکتی ہے ؟ ۶۵

سوال ۵۷ : جس عورت نے حالت حیض میں طواف کر لیا اس پر کیا واجب ہے ؟ ۶۶

سوال ۵۸ : جس عورت کو عرفہ کے دن حیض آجائے وہ کیا کرے ؟ ۶۸

سوال ۵۹ : جو عورت جمرہ عقبہ کی رمی کرنے کے بعد اور طواف افاضہ سے پہلے حائضہ ہو جائے وہ کیا کرے ؟ ۶۸

سوال ۶۰ : نفاس والی عورت اگر چالیس دن سے پہلے پاک ہو جائے تو کیا اس کا حج درست ہے ؟ اور اگر وہ طہر نہ دیکھے اور حج کی نیت کر چکی ہو تو کیا کرے ؟ ۶۹

ستون سؤالاً عن أحكام الحيض

تأليف فضيلة الشيخ

محمد بن صالح العثيمين

رحمه الله

ترجمة

أبوالمكرم عبدالجليل

رحمه الله

Urdu

ردمك X-٠٧-٨٧١-٩٩٦٠

المكتب التعاوني للدعوة والإرشاد وتوعية الجاليات بسلطانة
تحت إشراف وزارة الشؤون الإسلامية والأوقاف والدعوة والإرشاد
E.mail : Sultanah22@hotmail.com
THE COOPERATIVE OFFICE FOR CALL & FOREIGNERS GUIDANCE AT SULTANAH
Tel 4240077 Fax:4251005 P.O.Box 92675 Riyadh:11663 K.S.A. E-mail: sultanah22@hotmail.com